مفید خلائق

حسب الارشاد جناب معلی القاب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

ممالک مغربی و شمالی

عنایت حسین نے تالیف کی

و منظوری جناب ڈایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر

ممالک مغربی و شمالی

الہ آباد

گورنمنٹ پریس مین چھاپی گئی

طبع اول ۵۰۰ جلد ⎫ سنہ ۱۸۶۹ع ⎧ 1st Edition, 500 Copies
قیمت فی جلد ۶ ⎭ ⎩ Price per copy, 6 Annas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزارون شکر اور احسان اوس خالق انس و جان کو اور سپاس بیقیاس اوس
کریم کارساز اور قادر مطلق خالق برحق کو واجب ہی کہ جسنے اپنی عنایت
عمیم سے واسطے رہنمائی بنی نوع انسان مع جملہ ذکور و اناث کے چراغ ہدایت
اور تعلیم ذریعہ صراط المستقیم ہر ایک مذہب و ملت مین روشن کیا تاکہ ہر شخص ظلمت جہالت
سے نجات پاکر انوار تجلیات توحید سے شرف اندوز ہون اور کام دنیا اور دین کے
سلیقہ اور دانش سے انجام دین اور لاتعد منت اوس کبریاے برحق کو کہ جسنے
انبیاے علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو واسطے تبلیغ احکام ہدایت التیام کے مرسل فرمایا
اور خلائق کو چاہ ضلالت سے بتمسک عروۃ الوثقا باہر نکالا اور اپنی حکمت غامضہ
و قدرت کاملہ سے کشور ہندوستان کو مسخر و مطیع شاہنشاہ انگلستان کا بنایا تا بندگان

ہندوستان جہل مرکب اور عادات ذمیمہ سے کہ جو موجب شر و فساد ہین نجات پاوین
اور جوہر دانش اور علم سے صفات حسنہ اور حیات ابدی حاصل کرین اور ہر طرح کی امن
و آسایش زینت اور آرایش پاوین سبحان اللہ یہہ اوس **شہنشاہ** خیرخواہ جناب
ملکہ معظمہ ظل اللہ کی حمایت کا ادنی اثر ہی کہ ہر کوئی بیخوف و خطر ہی مور ضعیف
کو رتبہ سلیمان ہی شیر روباہ کا پاسبان ہی علم و ہنر کی فراوانی ہی ہنرمندون کی قدر دانی
ہی دیکھو کہ حلم اشتہار نمبر ۷۹ (الف) مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۶۸ء جناب مستطاب معلی القاب
نواب ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی
دام اقبالہم نے جو درباب تالیف و تصنیف جاری ہوا ہی اس خاکسار ذرہ بیمقدار
عنایت حسین کو بکمال رغبت یہہ حوصلہ دلایا کہ کچھہ مطلب درباب رفاہ عام یعنی
تعلیم نسوان جمع کرون ہر چند اسقدر لیاقت اور فرصت نہین بارے **مصداق** آنکہ
برگ سبز ست تحفہ درویش * اس مختصر مطلب کو جمع کیا اور اوپر ایک مقدمہ اور چار
فصل کے ختم کیا اور نام اسکا **مفید خلائق** رکھا سہ گر قبول افتد زہی عز و شرف
وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ *

مقدمہ بیچ ذکر زوال سلطنت سلاطین ماضیہ ہندوستان بسبب بیعلمی ۔۔۔
اور شکرگزاری گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایتون کی اور اپنا تجربہ دربارہ تحصیل علم
فصل پہلی بیچ بیان نقصان خاص و عام بسبب نہ پڑھائے جانے عورات ہند
کے دلائل عقلی اور نقلی سے **فصل دوسری** بیچ بیان لکھی پڑھی ہونے

فصل تیسری دربیان عورات عورات سلف صالحین کے مذہب ہنود مین

فصل چوتھی تدبیر قوانین مکاتب نسوان شہرو اطراف خواندہ صالحین اہل اسلام وترغیب آنہا

مقدمہ بیچ ذکر زوالِ سلطنت سلاطین ماضیہ ہندوستان بسبب بیعلمی اور شکر گزاری گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایتہات کی راہ اپنے تجربہ

دربارۂ تحصیل علم

کتب تواریخ ہنود سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک ہند مین قدیم سے چرچا پڑھنے اور لکھنے علم کا مرد اور عورتون مین اور اجرا ے مدارس مرد اور عورت کا مثل دیگر اقالیم کے ازروے رواج ومذہب کے چلا آیا ہی اور سلاطین سلف مین قبل ظہور پر سرور یعنی اوتار سری مہاراج رام چندرجی وسری کرشن جی بعہد راجگان سورج بنسی وچندر بنسی تا براجہ جدشتر وبیر بکرماجیت وبکرمادت سے لیکر راجہ بھوج و بیرتھی راج وغیرہ تک بخوبی جاری رہا بلکہ عورتین علم حاصل کرنے مین مردون پر فائق ہو جاتی تھین اور اکثر راجگانِ سلف ایسے ایسے عالی ہمت اور رواج دینے والے علم کے ہوئے کہ اپنے اپنے عہد دولت مین بہت سے مدرسے جا بجا جاری کیئے اور بعض راجا تو اسقدر مصروف اس کار خیر تعلیم اور علم وہنر کے تہے کہ جو اطفال پڑھنے لکھنے مین غفلت اور کاہلی کرتے وہ جب تک اچھی طرح پڑھ لکھکر لائق اور فائق نہو جاتے

تھے یا بجولان رکھے جاتے تھے اور قوم برہمن سے لیکر نیچ ذات تک اشٹ بت اور اوپاشناسے تمام واقف ہوتے تھے پوتھی بھگت مال سے یہہ بات ثابت ہی اور راجہ بھرت کے عہد دولت مین تمامی رعایا خواص و عوام ذکور و اناث پڑھی لکھی ہوتی تھی اور کوئی مرد اور عورت بے علم نرہتا تھا چنانچہ پوتھی سکر مینت بھاگوت مین صاف مرقوم ہی کہ مایادیتی۔ نے اپنے شوہر پردمن کو علم پڑھایا اور نیز جملہ اخلاق مرد عورت کے نہایت درست اور بہتر ہوتے تھے اور فراوانی ملک و دولت کی اس ملک ہندوستان مین روز افزون ہی اسی سبب سے جملہ امور سلطنت درست اور انتظام پذیر رہے اور حکومت اور انتظام ملک جیسا کہ چاہیئے سلاطین ماضیہ ہندوستان کو صرف بباعث ترویج علم کے حاصل تھا اسی تعلیم کے سبب سے بیشتر مرد اور عورت کی عقل نہایت صائب اور سلیم و دور اندیش ہوتی تھی اور بادشاہ بھی حقوق رعایا کے پہچانتے تھے اور مصروف رفاہ خلائق رہتے تھے اور اہالیان مملکت کے حقوق پر غور اور انصاف سے نظر کرکے وہ عنایتین مبذول کرتے تھے کہ جواب طریقہ اور شعار ہماری سرکار ابد پایدار انگلشیہ کا ہی ؛

بیان وفاداری فوج

علی ہذا القیاس جملہ ارباب دربار وجہ رعایا و برایا و سردار فوج بسبب علمیت کے حقوق اپنے بادشاہون کے بجان و دل بکمال نمکحلالی و وفاداری بجالاتے تھے اور نتیجہ اوس تعلیم اور عقل و دانش کا یہہ تھا کہ مدتہاے مدید تک کسی طرح کا زوال مملکت

مین اور نقصان سلطنت مین پیدا نہوا اور بسبب رواج علم کے آداب اخلاق
باہم خاص و عام یعنی فیمابین احد و یرجا بہت اچھی طرح درست اور قائم رہے
اور ہر آدمی بسبب علمیت و واقفیت کے موافق ضوابط و احکام دہرم شاستر کے
اپنے اپنے دستور پر ثابت قدم اور مستحکم رہا جبتک کہ سلاطین ہندوستان
کی توجہہ اوپر ترویج علم کے بخوبی رہی ہر خاص و عام مین علم شایع اور رائج ہو کر
تمامی امور بادانش و شعور نہایت خوش اسلوبی اور حسن سے انتظام اور سر انجام
پاتے رہے اور کسی طرح کا فتور امور مملکت اور قواعد سلطنت مین نہ آیا پھر جب کہ
بعض سلاطین مصروف عیش و عشرت و مبتلاے خط نفسانی ہوگئے اور آئین
جہانداری و ضوابط رعایا پروری مین خلل آنے لگا ابواب حسنات مسدود ہونے
لگے رواج علم کا بسبب کم توجہی سلاطین کے کم ہوتا گیا کہ جس سے گلستان سلطنت
اور بوستان مملکت مین ہر طرف سے باد صرصر جہالت و حماقت چلنے لگی اور
رفتہ رفتہ آداب و اخلاق و ضوابط ہر خاص و عام مین فرق آگیا اور ترقی جہالت
کی روز بروز ہونے لگی اور قواعد امور مملکت ایسے ناقص اور خراب ہوگئے
کہ جنسے زوال سلطنت سلاطین ہند کا ہوگیا +

بیان آمد سلاطین اہل اسلام وغیرہ

انجام کار یہہ نوبت پونہچی کہ ہر جانب سے دشمنون نے قدم بڑھائے
یعنی گاہے نوشیروان بادشاہ ایران و گاہے مامون رشید بادشاہ خراسان و گاہے

امیر ناصر الدین سبکتگین وگاہے سلطان محمود غزنوی وگاہے سلطان مسعود وگاہے
شہاب الدین غوری وگاہے علاؤالدین غوری وگاہے سلطان شمس الدین
التمش وگاہے سلطان بہلول لودی وغیرہ نے اپنی اپنی ولایتون سے
آکر ہندوستان کو لوٹنا اور تاراج کرنا شروع کیا اور بزور شمشیر اوسے اپنے
قبضے مین لائے اور جیسا چاہا ویسا ہندوستان کو تہ و بالا کر دیا سلاطین
و رعیت دونون تباہ اور برباد ہو گئے +

بیان نمکحرامی فوج ہندوستان بابت ۱۸۵۷ء

بیشک سلاطین ہندوستان کی عقل اور دانش بوجہہ کم علمی لائق انتظام ملکداری و تدابیر
مقابلہ و دفعیہ مخالفین کے نہین رہی تھی اور اہالیان سلطنت نے بھی غفلت
اور حق فراموشی اپنے مالکون کی اختیار کی تھی اور نیز بعض رعایا اور فوج نے
بسبب بیوقوفی اور جہالت کے خداوندان نعمت کے ساتھہ بڑی بڑی بدسلوکیان
اور نمکحرامیان کین جیسا کہ فوج جہالت موج ہندوستانی نے ۱۸۵۷ء مین
اپنی پیشانی پر نقش نمکحرامی اور ٹیکا بیوفائی کا لگایا کہ قیامت تک نہ مٹائے
مٹیگا اور نہ چھٹائے چھٹیگا جیسی معزز و محتشم تھی ویسی ہی روسیاہ و بدنام ہوئی طرفہ
یہہ ہے کہ فوج نمکحرام بسبب جہالت و ناعاقبت اندیشی کے آپ تو دریاے نامرادی مین
ڈوبی مگر بہتون کو غریق بحر ذلت و پشیمانی کر گئی اِس غدر مین دوست اور دشمن کا
امتحان ہو گیا افسوس کیا شامت تھی اور کیسی جہالت تھی +

بیان احسان فراموشی کا

احسان فراموشی کسی دین مین روا نہین ہی اگر یہہ لوگ باعلم ہوتے تو یقین ہی کہ کچہہ تو حق و باطل مین تمیز کرتے اور سوچتے کہ کس بات پر ہم بگڑتے ہین اور کیون بیوجہہ روسیاہی اپنی کرتے ہین اور مجرم ہوتے ہین اور اس نمکحرامی کا انجام کار کیا ہی ایک دن مرنا ہی خدا کو کیا جواب دینگے سچ ہی جاہلون سے امید بھلائی کی نہ چاہیئے **بقول سعدی** سرانجام جاہل جہنم بود + کہ جاہل نکو عاقبت کم بود + سر جاہلان بر سر دار بہ + کہ جاہل نخواہی گرفتار بہ +

بیان عنایت سرکار کا

ہان البتہ سلاطین ماضیہ ہندوستان نے تو بسبب عیش و عشرت کے ایسی غفلت کی کہ جسکے سبب سے رواج علم کم ہوگیا اور جہالت بڑہتی گئی اور افلاس محتاجی کاہلی اور بیعلمی باشندگان ہندوستان کا تمغہ موروثی ہوگئی کہ باوصف تحریک سرکار انگلشیہ ابتک علم و ہنر نہین سیکہتے اور سیاہی جہالت کی اپنے دلونسے نہین دور کرتے لڑکے لڑکیون کی تعلیم مین اچہی طرح سے مصروف نہین ہوتے ہماری گورنمنٹ انگلشیہ نے قدیم سے ایسی ایسی توجہہ باطنی اور امداد اور دستگیری فرمائی ہی کہ اوسکا ہزار زبان سے بھی شکر ادا نہین ہوسکتا یعنی سوا ے اون عنایتون اور مہربانیون کے صرف ترویج علم مین کس کس طرح کی کوشش فرمائی ہی کہ لاکہون کرورون روپیہ مصارف مدارس کے لیئے صرف ہوتا ہی اس ترحم شاہانہ کا

بلا شک یہی منشا ہی کہ جملہ رعایاے ہندوستان چہ عورت وچہ مرد خرد و کلان
خاص و عام تاریکی جہالت سے پاک صاف ہو کر دولت علم کے صاحب دانش اور
فراست ہو جاوین اور جوہر انسانیت اور سلیقۂ آدمیت کا حاصل کرین اور مثل باشندگان
یورپ و دیگر اقالیم کے یہہ بھی صاحب عقل و شعور ہو کر خاطر خواہ ترقی اور شرف اور عزت حاصل
کرین اگرچہ نتیجہ اس ترحم کا ظاہرا خلائق ہندوستان کو مل چکا ہی یعنی جن لڑکون نے
مدرسون مین داخل ہو کر پڑھنا لکھنا سیکھا تھوڑی سی مدت مین مراتب اعلیٰ کو پہنچے
کوئی اون مین سے منشی ہوا اور کوئی بابو کہلایا اور کوئی صدر الصدور اور کوئی ڈپٹی کلکٹر
اور رات دن اس ملک ہندوستان کے باشندگان پر انواع انواع کی عنایتین
مبذول ہین +

بیان شکر گزاری

ای صاحبو ہندوستان کے باشندو خوشا نصیب تمھارے چاہیے کہ
ہمیشہ کمال عجز اور فروتنی سے درگاہ خداوند حقیقی مین سجدے شکر کے بجا لاؤ
کہ حق تعالیٰ نے تمکو اپنے کرم خاص سے ایسی سرکار فیاض کے ظل حمایت
اور سایۂ عنایت مین تفویض کیا کہ رات دن بہمہ وجوہ وہ تمھاری بھلائیون
اور فلاحون کی خواہان اور جویان رہتی ہی اور ہمیشہ تمھاری افزایش آرام و عزت
اور مال اور علم اور عقل اور طرح طرح کی بہتری منظور نظر خاص رکھتی ہی اور منشا ہر ایک
تدبیر اور تجویز کا صرف تمھاری آسایش و پرورش ہی اب غور کرنا چاہیئے کہ گورنمنٹ

انگلشیہ نے اپنے عہد دولت مین بہت سی تجویزین واسطے فلاح و آرام اور ترقی

ہم لوگون کے جاری فرمائین مگر ہم لوگ ازراہ اپنی نادانی خواہ نخواہ ابتداے

ترویج تجویزین کہ جو سراسر اس ملک کے باشندون کی آرام اور بھلائی کیواسطے

تجویز ہوتی ہی کچھہ نکچھہ نقص باطل اور اعتراض لاطائل اپنے وسواس بیہودہ سے

بجاے شکر کے زبان پر ہمیشہ لاتے ہین اور انجام کو اوس سے فوائد حاصل

کرتے ہین باوجود اسکے سرکار باقتضاے اپنی دریادلی اور عالی ہمتی کے ہماری

تقاریر باطل کو ہماری نادانی پر قیاس فرماکر عنایت سے ہاتھہ بخشش کا نہین

اوٹھاتی +

بیان اعتراض باطل

اب مقام غور ہی اور جاے انصاف کہ جب سرکار حشمت مدار نے اسکول

واسطے لکھنے پڑھنے لڑکون کے ہندوستان مین جاری فرمائے اور جابجا

مواقع مناسب پر ترغیب واسطے لکھانے پڑھلانے لڑکون ہمارے ہموطنونکو

دی گئی تو کیا کیا گفتگو سالہا سال ہوتی رہی بلکہ ہنوز باقی ہی آپس مین کہین یہہ چرچا

ہوتا تھا کہ صاحب یہہ اسکول واسطے کرشتان کرنے لڑکون کے بنائے

ہین جب لڑکے ہمارے اسمین پڑھ جاوینگے تو وہ ہمارے دین سے

پھر جاوینگے اور برادری مین موجب طعن و تشنیع ہوگا اور کوئی شخص یہہ عقلمندی

خرچ کرتے تھے کہ ابھی دین مذہب سے تو سرکار کچھہ مزاحمت نہ کریگی مگر جب

کچھ اپنا علم پڑھالیگی تو اوسوقت ہمارے لڑکے کرشٹین ہوجاوینگے اور کچھ لوگ جو زیادہ اپنے آپ کو عقلمند جانتے تھے آپس مین ایک دوسرے کو متنبہ کرتے اور کمال درد سے یہہ نصیحت فرماتے کہ بہول کر اسکول مین لڑکون کو نہ پڑہوانا اور کوئی پیشہ اور کام سکہانا بہتر ہی مگر کالج مین پڑہوانا باعث بربادی دین وایمان کا ہوگا غرض طرح طرح کی بیہودہ اٹکل پچو خبط کی وحشت انگیز باتین طبعزاد بنا بنا کر شہرت دیجاتی تہین واہ رے جہالت بقول شخصے مصرعہ پرورش ایسی ہو اور جسکا صلہ ایسا ہو + اور کسی نے کسی کی فہمایش پر کچھ خیال کرکے اور اپنا دل پکا کرکے اپنے لڑکے کو جو اسکول مین واسطے پڑہانے علم انگریزی وغیرہ کے بھیج بھی دیا تو اکثر مور وطعن خویش واقارب ہوا اور عورتین تو بلاشک ازراہ جہالت کے اسکول مین جا کر کا پڑہنے جاتا تھا اوسکو بالکل کرشٹین ہی جانتی تھین +

احوال راقم

مجھے خوب یاد ہی کہ مدت زیادہ تیس برس سے گذری کہ جب آغاز مدرسہ بریلی کا ہوا تو میرے والد نے مجھے بھی واسطے پڑہنے علم انگریزی کے سپرد پادری مسٹر روس صاحب اور کندن لال ماسٹر کے کیا تو اکثر لوگ اعتراض کرتے رہے اور بعض بعض جاہل والد راقم سے ازراہ جہالت اور تعصب روبرو اگر کہتے تہے کہ آپ کو کیا مناسب تہا کہ آپنے لڑکا اپنا مدرسہ

انگریزی مین بھیجا غرض کہ اونکے جواب مین بجز سکوت کیا چارہ تھا بمصداق مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی ✣ اور والد راقم ہر چند بکمال نرمی فہمایش کرتے اور یہہ جواب دیتے کہ ای صاحبو انصاف شرط ہی کہ ملک ہندوستان مین عربی اور فارسی اور اُردو قدیم سے جاری تھی اور کوئی باشندہ ہندوستان کا بجز علم سنسکرت کے زبان بھاشا و ٹھیٹ ہندی وغیرہ کے سوا دیگر علم اور زبان نہین جانتا تھا جبکہ بادشاہان اسلام اپنی اپنی ولایتون سے ہندوستان مین آئے اور اپنی زبان عربی اور فارسی اُردو وغیرہ جاری کی کہ جو تمامی ساکنان ہندوستان مین مروج ہی اور بہت ہنود علم عربی فارسی وغیرہ مین کامل الاستعداد ہوئے اور اپنے دین و مذہب پر قائم چلے آتے ہین بادشاہ وقت کی زبان سیکھنے سے بہبودی اور ترقی ملک کی ہوتی ہی اور بہتون نے بوسیلہ زبان دانی کے عمدہ عمدہ منصب اور رتبے حاصل کیئے اور کسی طرح کا نقصان مذہبی متصور نہوا یعنی کوئی ہندو بسبب حاصل کرنے علم عربی اور فارسی کے مسلمان نہوا یہی حال سرکار انگلشیہ کے علم اور زبان کا ہی پس بہر حال زبان انگریزی مثل زبان شاہان ماضیہ کے اگر رائج ہو تو کیا قباحت ہی کسواسطے کہ بادشاہ وقت کا علم اور زبان لائق عزت اور تعظیم کے ہی اور رعایا پر واجب ہی کہ بخوشی و رغبت اس علم کو سیکھے اور ذریعہ اپنی فلاح کا سمجھے کہ تحصیل کرنا علم کا شرعًا جائز ہی اور اس مقدمے مین فتوی بھی ہو چکا ہی تاہم بعضے لوگ قیل و قال

لاطائل کرتے ہین القصہ بسبب وفات والد کے یہہ خاکسار تو اوس وقت سے محروم رہا مگر اکثر طلبا سے ہمعصر میرے مستفیض علم انگریزی سے ہوئے اور بہت اون مین سے مراتب اعلی کو مثل مولوی خیرالدین احمد خانصاحب بہادر میرے ہم مکتب کے پوہنچے پہر جبکہ صدہا بلکہ ہزارہا طلبا صرف مدرسہ بریلی پڑہ پڑہ کر کیسے کیسے مرتبون کو پوہنچے کہ کبہی اونکے آباؤاجداد کو خواب مین بہی وہ مرتبہ نملا ہہا اب تو آنکہین اعتراض کرنیوالونکی کہل گئی ہونگی اگر بے انصافی ہی تو اب بہی چشم انصاف نہ کہولینگے مگر اون حضرات سے ضرور یہہ سوال کیا جاتا ہی کہ فرمایئے انگریزی پڑہنے والے جنہونے اسکولون مین انگریزی پڑھی اور لکہہ پڑہ کر لائق اور فائق ہوگئے اون طلبا مین سے کسقدر کرسٹان ہوگئے باوصف گورنمنٹ انگلشیہ کی اس پرورش نمایان کے ابتک ہمارے ہموطن چشم انصاف نہین کہولتے اور پنبہ غفلت گوش ہوش سے نہین نکلتے اور دریاے جہالت سے ساحل ہوشیاری پر نہین آتے سنہ ۱۸۶۴ع مین جناب **مسٹر اورک مکنزی ایڈورڈس صاحب بہادر** سابق کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع بریلی دام اقبالہ نے بنظر رفاہ عام ازراہ ترحم اندھے محتاجون کی پرورش اور پناہ کیواسطے **بلائنڈ اسیلم** یعنی شفاخانہ اندہون کا مقرر کیا اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے انتظام مجوزہ صاحب ممدوح کو جس سے اندہے اپاہج گلی کوچے کی ٹھوکرون سے اور گدائی سے نجات پاکر غذا

اور دوا سے آسایش پاوین بخوشی تمام منظور فرمایا جس وقت بلا ائند ام سیلم کی ایک عمارت نفیس بصرف ہزار ہا روپیہ کے تعمیر ہوئی اور حکم عام واسطے داخل ہونے اندہون کے جاری ہوا اوسوقت ہر قوم کے اندھے اپنی اپنی اٹکل سے ازراہ کور باطنی اونہی راہ چلنے لگے جس اندھے سے حال بلا ائند ام سیلم کا جو صریح واسطے آسایش اونکی کے بنایا گیا تہا کہا جاتا یہ ایک اندہا بقضاے جہالت اور نافہمی ایسی اپنی جا سے پناہ کو اپنا حق مین مضر سمجھکر یہہ کہتا تہا کہ یہہ محتاج خانہ واسطے کرسٹان کرنے اندہون کے سرکار نے بنایا ہی اپنا کہنا کہلا کر کرسٹان کریگی فوج جہالت موج تو پیٹ بھری تھی جو کارتوس پر سنہ ۱۸۵۷ع مین اتہام لگا کر دنیا سے روسیاہ ہو کر معدوم ہوگئی لیکن ان اندہون محتاجون کی اس بے اٹکل ٹٹول پر غور کرنا چاہیئے بقول شخصے کہ مینڈکی کو بھی زکام ہوا ہماری سرکار کو کسی وقت ساتھہ اپنی رعایا ہنود اور اسلام کے کچھہ تعصب نہین ہوا اور جب اوسنے انکھہ والون کو کرسٹان کرنا منظور نہ رکھا تو اندہون کے کرسٹان کرنے مین اوسنے کیا منفعت اور رونق حاصل ہوگی القصہ جب قریب ایک سال کے یہہ شبہہ باطل اندہون کے دل سے نہ گیا اور صاحب ممدوح الوصف کی رعایت اور رحم دلی اور خداترسی جو صرف واسطے پرورش اور رفاہ کے تھی دل سے مصروف حال اون معذورون کے رہے انجام کار یہہ نتیجہ دکہلایا کہ وہ خیال باطل اور نقص عام ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع کو اندہون

دلون سے بالکل دور ہو گیا اور اندہے خوب راحت اور آسایش حاصل کرنے لگے اور اکثر غیر ضلعون سے بھی اندہے آئے اور اونھون نے یہان کے علاج مناسب سے باستعمال ادویہ مجربۂ راقم صحت پائی اور اونکو اقسام کی دستکاریان مثل چلون بافی و شطرنجی بافی و صناعی بیدا و رمونڈہا کرتہ بنا سکہائی گئین اب رات دن وے ترقی ملک و دولت سرکار مین بدل مشغول ہین یہہ نقص بھی نتیجہ جہالت کا تہا اگر یہہ اندہے جاہل نہوتے تو ضرور سمجہہ لیتے کہ جسحالت مین بینا لوگون کو سرکار گرشتان کرنا منظور نہین فرماتی پس ہم اندہون کو گرشتان کرنے سے کونسا فائدہ ہی اور یہہ خاکسار بھی بسبب قدردانی حکام خصوصاً مہربانی صاحب ممدوح کے اس امر خیر و رفاہ عام مین بمصداق قول **سعدی** اگر بینم کہ نابینا و چاہست ٭ اگر خاموش بنشینم گناہست ہمہ تن ایسا مصروف ہوا کہ بعنایت الٰہی اقبال لایزال سرکار ذوالاقتدار اور اپنی تدبیرون سے اور محنتون سے اوسمین کامیاب ہوا اور بوجہہ قدرشناسی حکام ضلع یعنی جناب صاحب کلکٹر بہادر و پیشگاہ جناب معلی القاب عالم پناہ فلک بارگاہ جناب **نواب لفٹننٹ گورنر بہادر** ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہم سے بعطاے اسناد متواترہ و تحسین و آفرین زبانی باجلاس دربار گورنری واقع ۱۱ ہ فروری ۱۸۶۷ء مقام اکبرآباد عزت حاصل کی اور مفصل حال ملاحظہ کتاب چشمان فیض سے کہ راقم نے تالیف کی ہی واضح ہوگا فقط ای عزیزو ہم تو سمجہانے

دیتے ہین ماننا نہ ماننا تمھارا کام ہی مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد وبس ÷ وہم و وسواس اس کو دل سے دور کرو بقول شخصے وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہین ہی ÷

التماس راقم

جو صاحبان عقل و انصاف ہین اونکی خدمات عالیہ مین یہہ التماس ہی کہ از راہ غور اس تقریر کو جو یہہ فقیر حوالہ تحریر کرتا ہی بگوش دل سنین اور جو میرے التماس مین کچھہ نقص و قباحت ہو اوسکو بنظر عفو اصلاح فرمائین ای صاحبو ملک ہندوستان کے باشندو جسحالت مین گمان تمھارا نسبت تعلیم لڑکون کے غلط نکلا یعنی برخلاف تمھارے وہم و خیالات کے وہ لڑکے جنھون نے کالجون مین انگریزی پڑھی تھی اونھین کالجون سے اور علمون مین بھی مثل عربی و فارسی و اردو و سنسکرت ناگری ہندی ہیئت ہندسہ حکمت جرثقیل ریاضی تاریخ جغرافیہ منطق وغیرہ کے ماہر ہوگئے اور آداب و اخلاق اونکے ایسے اچھے ہوگئے کہ جنسے باپ دادون کے نام روشن ہوگئے اور اونکی بول چال نشست برخاست لباس پوشاک آداب و اخلاق ایسے عمدہ ہوئے کہ اونکے والدین کی عزت بلکہ فخر خاندان ہوگئے اور ہمچشمون مین بھی صاحب عزت و توقیر ٹھہرے اور سرکار سے بدولت اوس علم کے اونکو کیسے کیسے عمدہ عہدے اور ممتاز خدمتین مشاہرہ بیش قرار مناصب ہمنشینی و ہمکلامی حکام حاصل ہوئے اور اب بھی

ہمیشہ ترقی عہدہ و افزونی مشاہرہ منصب و عزت حاصل ہوتی جاتی ہی اور کیسے
اچہے مکان رہنے کو نفیس نفیس غذائین کہانے کو ستھرے ستھرے لباس
پہننے کو بہتر بہتر سواریان چڑہنے کو روپیہ پیسا خرچ کرنے کو میسر ہوا اپنے
ہم وطنون اور ہمچشمون مین ممتاز ٹھہرے اور بکمال فراغبالی سب دین و دنیا کے
کام آراستہ کیئے یہہ صرف تصدق سرکار حشمت اقتدار کی عنایت کا ہی اب
تہ دل سے وہ طلبا شکر گزار عنایتون سرکار کے ہین کہ جسکے سبب بعیش
تمام گذران کرتے ہین یقین ہی کہ اونکو بجز رنج بعلمی عورات کے کہ جنکی صحبت
ناگزیر ہی اور کوئی رنج نہوگا اور والدین اون طلبا کے کہ جنکی اولاد نے افلاس
اونھون کا صفحہ روزگار سے مانند حرف غلط یک قلم مٹا دیا کیسی دعائین
ترقی ملک و دولت سرکار انگلشیہ کی رات دن کرتے ہونگے اور جن لوگون
نے جہوٹھی بندشین اور اتہام باندہ کر اپنی اولاد کو فیض تعلیم سے محروم کہا
وہ پڑہے لکہے لوگونکی آرام و فراغت دیکھکر کیا کیا غصے اور غضب سے اپنی
بے تمیزی پر پشیمان اور شرمندہ ہوتے ہونگے اور اپنے جی مین رکہتے ہونگے
کہ افسوس ہمنے کیون اپنی اولاد کو کالج مین تعلیم نہ کرایا کہ آج ہمکو بھی یہہ عزتین
اور راحتین حاصل ہوتین اور اونکی اولاد بھی جو اپنے والدین کی حماقت سے
محروم رہی اپنے ہم عمر ہمجنس اور ہموطن بھائی بندون پر جو بدولت تعلیم کے
مراتب اعلی کو پہنچے کیا کیا رشک نہ کرتے ہونگے اور جسوقت اپنی عسرت معاش کو

اور تباہی حال اور جہالت پر غور کرتے ہونگے تو کیا ماں باپ کے حق میں بد دعا نہ دیتے ہونگے کہ افسوس علم کو برا جانکر ہمکو مدرسہ انگریزی میں تعلیم نہ کرائی اور اس دولت سے محروم رکھا کیون صاحبو سچ ہی کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہی کسواسطے کہ جاہل انجام کار کو غور نہیں کرتا مصرعہ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست +

بیان رواج علم بعہد سلاطین اہل اسلام

واضح ہو کہ ہندوستان میں بعہد سلاطین اہل اسلام رواج درس و تدریس تا عہد سلطان اورنگ زیب عالمگیر جاری رہا اور عہد عالمگیر سے لیکر تا بعصر دیگر سلاطین بباعث ظہور انواع فتنہ و فساد کمی ہوتی گئی اور سلسلہ تعلیم علوم کا بند ہو گیا اور اگر کہین جاری بھی رہا تو قدردانی اوسکی جیسی چاہیئے ویسی نہوئی بارے خدا کے فضل سے جب سے یہہ ملک سرکار گردون وقار انگلشیہ کے قبضے مین آیا تب سے یہہ ملک ہندوستان جنت نشان مہد امن و امان ہو گیا کیونکہ کمال فیاضی اور دریا دلی سے باقتضائے بلند ہمتی تمامی ممالک محروسہ مین بصرف زر خطیر سررشتہ تعلیم کا جاری فرمایا اور عمدہ عمدہ فاضل ولایت سے انگریزیدان اور فضلائے عربی و فارسی مدارس مین مقرر کیئے جنکی تعلیم سے سال بسال ہزارون طلبائے بتصدق جناب ملکہ معظمہ اور بکوشش و عرق ریزی افسران سررشتہ کامیاب ہو جاتے ہین اور تاریکی جہالت کی ہندوستان سے وقتاً فوقتاً رفع ہوتی جاتی ہی جو

غفلت سے نقصان ہوا وہ ہوا آئندہ ترویج علم مین ہر خاص و عام پر واجب ہی کہ کمر ہمت کی باندھے اور دفع جہالت مین بدل مصروف ہو جاے جبکہ یہہ بات ثابت ہوئی کہ اعتراض کرنیوالونکا گمان غلط تہا اور پڑہنے لکہنے کا فائدہ جو طلبا کو حاصل ہوا سبنے ملاحظہ کرلیا تو اب چاہیئے کہ کمال خوش اعتقادی سے اپنی اپنی اولاد کو لڑکے ہون خواہ لڑکیان علم سے محروم نرکہین اور جو مدرسین واسطے بہلائی ہم لوگون کے سرکار سے جاری ہون اونکو بغور سوچین اور سمجہین اور اناپ شناپ جہوٹی باتین دل سے بنا دین اب بہی بہت لوگ ایسے ہین کہ وہ فائدہ علم کا اپنے اور اپنی اولاد کیواسطے حاصل نہین کرتے اور غفلت سے لڑکے لڑکیون کو مدارس مین پڑہانا معیوب جانتے ہین اور ایسی دولت لازوال سے ناحق محروم رہتے ہین انجام کار پشیمان ہونگے اس محل پر ایک نقل مناسب حال جو اس حقیر نے ایک کتاب مین دیکہی ہی بیان کیجاتی ہی نقل ہی کہ شیطان ملعون ایک روز کسی دریا کنارے تخت پر بیٹہا اجلاس کر رہا تہا اور جا بجا سے اوسکے شیاطین زیر فرمان اوسکے آ آ کر اپنی اپنی کارگزاری کی خبرین سناتے تہے کہ آج ہمنے فلانے بنی آدم سے خون ناحق کرادیا اور آج فلان شخص سے زنا کرادیا اور فلانے شخص سے جہوٹہہ بلوادیا غرض باستماع اخبار ضلالت و جہالت کے مسرور ہوتا جاتا تہا اور موافق اونکی کارگزاری کے اپنے تابعدارو نکی قدردانی کرتا جاتا تہا کہ اسمین ایک شیطان نے آکر یہہ خبر سنائی کہ آج مین نے

فلانے لڑکے کو کھیل مین ایسا مشغول کیا کہ وہ لکھنے پڑہنے سے باز رہا اور
مکتب کو نگیا بمجرد سننے اس خبر کے بکمال فرحت و مسرت شیطان علیہ اللعن
اپنے تخت پر سے اوترآیا اور بتعظیم و تکریم اوس شیطان کو گلے لگاکر تخت پر
برابر اپنے بٹھایا اور بہت قدر و منزلت کے ساتھہ انعام و خلعت سے سرفراز
کیا تمام شیاطین حضار دربار نے براہ حسد کہا کہ ہمنے بہت بہت کار نمایان کیے
اونکا اسقدر انعام نملا کہ جو مکتب سے ایک لڑکے کے بہکانیوالے کو عنایت ہوا
جواب دیا کہ البتہ تمہاری کارگزاری مین شک نہین لیکن اس شخص نے بنیاد تمہ
فساد کی اور گناہونکی گویا قایم کی ہے یعنی اگر یہہ لڑکا بیعلم رہیگا تو مطیع ہماری
مرضی کا ہوگا اور بسبب بیعلمی کے کچھہ خیر و شر مین امتیاز نکر کے مرتکب انواع جرایم
و نافرمانی کا ہوتا رہیگا اور اگر پڑہ جاتا تو راہ مستقیم اختیار کرتا اور میرا دشمن ہوتا

بیان خلاف مذہب سمجھنا لڑکیونکے پڑہانیکو

اے صاحبو اس مقام پر خوب تامل سے غور فرماو کہ لڑکے لڑکیونکے نہ پڑہانے
سے کیسا بہاری نقصان دنیا اور دین کا ہوتا ہے اس زمانہ مین بسبب پڑہنے
لکھنے کے ہر کوئی کو سب طرح کی راحت جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا بفضل خداوند حقیقی
و عنایت گورمنٹ حاصل ہوئی مگر صحبت عورات جاہل سے اونکو نجات نہین
ملی ہے اور صحبت جاہل کی بقول سعدی سانپ سے بھی بُری ہے بیت تر اژدہا گر بود
یار غار ✽ ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار ✽ ز جاہل حذر کردن اولی بود ✽ کزو

ننگ دنیا و عقبی ہیہ د ۞ عاقل کو ناگوار ہوتی ہی بالفعل ہندوستان میں دستور ہی کہ عورت کے پڑہانے لکہانے کو بعض لوگ معیوب جانتے ہین حالانکہ پڑہانا لکہانا نسوان کا عین مصلحت اور خلاف رواج اس ملک اور دیگر اقالیم کے نہین ہی لیکن جب ذکر تعلیم نسوان کیا جاتا ہی تو اس ملک کے اکثر لوگ بیہ کی سے متوجہہ نہین ہوتے اور جو دریافت کیجیے کہ کس وجہہ سے لڑکیون کو نہین پڑہواتے تو اوئی جواب معقول نہین دیتا کوئی شخص جاہل یہہ کہتا ہی کہ اس ملک مین قدیم سے رواج لڑکیون کے پڑہانیکا نہین ہی اور کوئی صاحب فرماتے ہین کہ لڑکیون کا پڑہانا مذہب ہنود مین درست نہین اور کوئی یہہ بتاتے ہین کہ شریعت سے لڑکیون کے پڑہانے لکہانے کا حکم نہین ہم کیونکر پڑہاوین جب اون صاحبون سے یہہ کہا جاتا ہی کہ لڑکیون کے پڑہانیکا رواج کب سے ہندوستان سے جاتا رہا اور آپ نے کس تواریخ مین دیکھا یا کسی سے سنا ہی بتلایئے اور کون سے پنڈت صاحب نے کس پوتہی کے کون سے اشلوک سے بموجب امتناع تعلیم عورات کا جاری کیا ہی اور کون سے مولوی صاحب سے مسئلہ یا فتوی عورتون کے نہ پڑہائے جانیکا معلوم ہوا تو اس بات کے جواب مین بہت خفا ہو کر بعض بعلم لڑنے کو طیار ہو جاتے ہین اور کہتے ہین کہ تمنے کیا مذہب عیسائی اختیار کر لیا ہی غرض کہ مطابق قول حکما کہ نادان کی سخت بات سے رنجیدہ ہونیوالا بھی نادان ہی بمنت و دلجوئی وار اونکی شمشیر غضب کا سپر صبر و حلم پر لیکر منت خوشامد سے

سمجھا جاتا ہی اور بصراحت حال نفع اور نقصان جہالت نسوان اُنسے عرض کیا جاتا
ہی مگر وہم و وسوسہ اس اسقدر دلون پر کالنقش فی الحجر ہو رہے ہین کہ پنبہ غفلت
کو گوش ہوش جہالت سے نکالکر اس حق بات کو نہین سُنتے کہ نہ پڑہانے سے
لڑکیون کے کیسی کیسی خرابیان اور نقصان اور زیر باریان اور دل آزاریان اور بے انتظامیان
پیدا ہو رہی ہین اور فی الواقع جسقدر فتنہ و فساد مثل بداخلاقی بدزبانی عیّاری شرانجواری
قماربازی چوری تماشہ بینی جو مردون سے ظہور مین آتی ہین مبدا ان سب باتون کا
یہی عورتین ہین اعنی وہ لوگ لڑکپن مین جاہلہ عورات کے ناز پرورہ رہتے ہین
اور اونکی ہی عادتین سیکھہ جاتے ہین انجام کو وہی علم اور اخلاق سے بے نصیب
رہکر لچّے شہدے بدکار حرامخور خدا ناترس مغرور فتنہ انگیز خانمان برباد محتاج
پرایا مال تکنے والے مکار بدنام ہو جاتے ہین اور اسی پر بیعلم عورتون کو لڑکیونکو قیاس
کرو سچ ہی جو کچھہ ہی سو علم ہی کبت بدیاتین وان گیان دہیان ہوت بدیاتین
جلنے پرانسو بھگوان ہی ❊ بدیاتین اُدبا چھوٹے بدیاتین سکھہ لوٹے بدیاتین
دلدّر کھوٹے جانت جہان ہی ❊ بدیاتین اگم سوجھے بدیاتین برس بوجھے بدیاتین
سبھا بیچ ہوت سمان ہی ❊ بلا سس کب سکے سب من مین بچار دیکھو بن پڑھے
بدیا نرپسو کے سمان ہی ❊

فصل اول بیچ نقصان خاص و عام بسبب نہ پڑھانے جاہل عورت ہند کے دلائل عقلی اور نقلی سے

ای بہایو اب غفلت اور کاہلی کو کام نفرماؤ وہم و وسواس کو دل سے دور کر کے ذرا کمر ہمت کی مردانہ وار چست باندہو لڑکیون کی تعلیم کا رواج پایا گویا لڑکونکی تعلیم کا عین سر انجام اور انتظام ہی کیونکہ اول تو جو لڑکیان چہوٹی عمر مین تعلیم پاوینگی تو ہر طرح کی سمیات فضول و واہیات سے جیسا کہ آج کل جاہل عورتون مین مروج ہین محفوظ رہینگی اور آغاز عمر سے اونکے اخلاق اور اطوار اچہے ہو جاوینگے اور سب نیک باتین جو کتابون مین لکھی ہین یاد رکھینگے کہ لڑکین کا پڑہنا پڑہا ہے تک یاد رہتا ہی نیک اطوار اونکے پسندیدہ والدین اور ہر عزیز و اقارب کے ہونگے تو اونکی شادی بھی اچھے شخص پڑہے لکھے کے ساتہہ ہوگی اور بسبب فضل علم کے حق شوہر کے بخوبی ادا کرینگی اور شوہر بھی اونکی قدر و منزلت زیادہ کرتے رہینگے اور جب اونکی اولاد ہوگی تو بچپن ہی سے اپنی مان کی عادتین اور چال و چلن بات چیت سیکھینگی تلفظ ہر بات مین درست ہوگا پڑہانے لکھانے سے جلد ہوشیار ہو جائیگی لڑکا جب مکتب اور گھر مین شغل لکھنے پڑہنے کا دیکھیگا ضرور جلد تحصیل علم سے فراغت پاویگا جاہل عورتون کے لڑکے اول تو لڑکپن مین غلط بیمحاورہ بول چال مان کی سیکھہ لیتے ہین کہ جسکا اثر اونکے دل اور زبان سے بہت محنت اور دشواری سے دور ہوتا ہی اور جب وہ واسطے

تعلیم کے سپرد معلم کے ہوتے ہین اوسوقت وہ اپنے آپکو ایک عذاب مین گرفتار

پاکر طرح طرح کے کھیلے اور بہانے اوستاد سے بیان کر کے کھیل کود مین اپنے

آپ کو مصروف کرتے ہین اور گھر مین آکر مان سے کہدیتے ہین کہ ہم پڑہ آئے

غرض جاہل عورتونکی اولاد اسیطرح کہانے پینے اور کھیل کود مین اپنی اوقات ضایع

کرتی ہی +

فائدہ عام عورتونکے خواندہ ہونیکا

ای صاحبو اگر لڑکون کی مان پڑھی ہو تو کیونکر لڑکا دہوکا دیکر اوقات عزیز اپنے

رایگان کرسکے خود مان سبق سنے اور پڑہاوے اور لڑکا جلد مراد کو پہونچ جاوے

اوراسیطرح اگر مان پڑھی لکھی ہو تو لڑکیونکی تعلیم بھی مناسب طور پر کرے اور جاہل عورتین

جو خود بے ادب اور بے سلیقہ ہوتی ہین وہ اپنی اولاد کو کیا نیک روش پر چلاوینگی اور کیا

اپنی اولاد کے اخلاق مہذب کرینگی بقول شخصے مصرعہ او خویشتن گمست کرا رہبری کند

قطع نظر اسکے عورتونکے پڑھے لکھے ہونے مین ایک یہہ بڑی منفعت ہی کہ اگر عورت

پڑھی لکھی ہوگی تو ضرور ہی آمدنی اپنے شوہر کی اور جمع خرچ اوسکا قلمبند کریگی اور خرچ بے

اندازہ اور خرچ بے ترتیب نہونے پاویگا برخلاف جاہل عورتون کے کہ جو روپے

پیسے کو اپنے شوہر کے ایسی بے تمیزی سے خرچ کرتی ہین کہ حساب کے وقت کچھہ

یاد رہا کچھہ نرہا شوہر کو اسپر بدگمانی تغلب و تصرف کی ہوتی ہی اور اعتبار امانتداری کا اوسپر

نہین رہتا اور گاہے ایسے حساب مین رنج بھی واقع ہوجاتا ہی اور چونکہ انتظام خرچ

خانہ داری عورتوں کی تجویز اور تدبیر پر منحصر ہی اور نوکری چاکری سفر سوداگری وغیرہ دوندا دہی وغیرہ مردوں پر اسیطرح بندوبست مصارف خانہ داری جنس خورونوش روزمرہ متعلق عورتوں سے ہی اگر عورت پڑھی لکھی ہوگی تو بہت خوبی سے انجام کار ہوگا اگر جاہل ہی تو بے تمیزی اور بدانتظامی ہوگی اور روپیہ کی جگہہ دو روپیہ خرچ ہونگے حساب پوچھنے سے جنگ و جدل ہوگی +

دربیان اسکے کہ جاہل عورتین شوہر کی مزاجدانی نہین کرسکتی ہین

جاہل عورتوں کا شوہر جب کبھی کسی رنج اور فکر مین مبتلا ہوکر باہر سے گھر مین آتا ہی تو وہ باقتضائے جہالت قیافہ شناسی نہین کرسکتین بلکہ کچھہ ایسا نامعقول ذکر کہ جسکے سننے سے فکر اور رنج پیدا ہو کرنے لگتی ہین یا فرمایش بے وقت روپیہ پیسے کپڑے دال آٹے ونمک تیل ایندھن وغیرہ کی کرتی ہین عورت واسطے ہمدمی اور دلداری شوہر کے ہی سو جاہل عورتین بسبب بیوقوفی کے اور بیعلمی کے شوہر کی مزاجدانی اور حق شناسی نہین کرسکتین اور حق خدمت بجا نہین لاتین تفریح طبع انکی صحبت سے حاصل نہین ہوتی اگر جاہل عورتوں کی صحبت سے مردوں کے گھر برباد ہوجاتے ہین بقول سعدی بیت زن بد در سرا سے مرد نکو + ہمدرین عالمست دوزخ او +

بیان پوتھی سرمیت بھاگوت کے دہرم شاستر سے حق شوہر کا

پوتھی سرمیت بھاگوت کے دہرم اسکندہ پہلے تیئیسوین ۲۳ مین لکھا ہی کہ سرکرشن جی

نے گوپیون کو دریاب اطاعت شوہرون کے یہہ ہدایت کی کہ استری کو لازم ہی
کہ کیسا ہی شوہر اوسکا خراب بیمار اندہا کوڑہی کیون نہو لیکین عورت کو اوسکی خدمت کرنا
اور اوسکو ہر طرح راضی رکہنا باعث ہماری خوشنودی کا ہی اور اوس سے افضل کوئی عبادت
نہین اسمین عورت کی مکت ہی اور استری کو اپنے پت سے جدا ہو کر کسی تیرتہہ کو جانا
سخت گناہ ہی یہہ بات سری کرشن جی نے اوسوقت کہی تہی کہ جب گوپیان آپکی جدائی
کے رنج مین مرلی کی آواز سنکر جنگل مین آپکے پاس حاضر ہوئی تہین اب مقام غور
کا ہی کہ جب سری کرشن جی ایسا حکم دین اور عورتین بلا حکم شوہر کے تیرتون وغیرہ مین
جاوین جیسا کہ اب رواج ہی اور اوسمین نجات اور مکت اپنی سمجہین کیسی خطا ہی یہہ بسبب
جہالت کے عورتون سے ظہور مین آتا ہی اگر پڑہی لکہی ہون تو کیون ایسا کرین شوہرون
کی خدمت فرض عین جانکر ہر وقت اونکو راضی رکہین اور ذریعہ اپنی نجات کا جانین مسلمانون
کے مذہب مین بموجب حکم شریعت کے عورت پر حق شوہر کا اسقدر ہی کہ حدیث شریف
مین وارد ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سوائے خدا تعالی کے بندہ پر کسیکو سجدہ کرنا
درست ہوتا تو مین عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہرون کو سجدہ کیا کرین سو عورتین
اکثر خلاف مرضی شوہر کے عمل مین لاتی ہین یعنی اکثر مقابر اور زیارتگاہون پر بلا اجازت
شوہرون کے جاتی ہین اور اکثر بسبب بیعلمی اور بداخلاقی کے شوہرون کو ہر بات مین
آزردہ کرتی ہین یہہ بات محض بوجہہ بیعلمی کے اوس سے ظاہر ہوتی ہی اگر لڑکیان پڑہائی لکہائی
جاوین تو شرع کے حکم سے واقف ہو کر حق اپنے شوہرونکا بخوشی تمام ادا کرین ❊

بیان لڑکیون کی تعلیم کا لحاظ لڑکون کی تعلیم سے زیادہ چاہیئے

درباب تعلیم کے لڑکون سے لڑکیون کا زیادہ تر لحاظ رکھنا چاہیئے کسواسطے کہ اگر
بیعلمی اور جہالت کے سبب سے مرد سے کوئی خطا یا کسی طرح کا گناہ یا بدکرداری
ظاہر ہو تو لوگ چندان انگشت نما نہین کرتے اور پہر اگر وہ مرد اپنی خطا سے توبہ کرکے
تائب ہو جاتا ہی تو پہر کوئی ذکر بہی نہین کرتا بخلاف عورتون کے کیونکہ اگر کوئی حرکت
ناسزا بسبب بیعلمی اور بیوقوفی کے عورت سے سرزد ہو جاتی ہی تو وہ فی الفور طشت ازبام افتادہ
ہو جاتی ہی اور شوہر اور باپ بھائی وغیرہ رشتہ دارون کی موجب ہتک حرمت ہوتی
ہی چنانچہ اس ملک مین اکثر مردون نے بسبب ایسی ہی بدنامیون کے قتل نفس کیا یا کسی کو
مار کر مر گئے یا وطن چھوڑ دیا اور وہ الزام اور بدنامی مدتون اونکی قوم اور برادری مین سے
نہ گئی اگر عورتین پڑھی لکھی ہون تو علم کی برکت سے خداوند تعالی اونکی عصمت قائم رکھے
اسی بہائیو پڑہانا لکھانا لڑکیون کا سراسر بہتر ہی ÷

بیان بعض قوم ہنود مین دولہن کی طرف سے دولہہ والون کو روپیہ دینے کا

بعض قوم ہنود مین رواج ہی کہ جب بیاہ شادی ہو تو دولہن والے دولہہ کو سوائے
اسباب جہیز معمولی کے سو دو سو ہزار دو ہزار بقدر اپنے مقدور کے اور اگر پاس نہو

تو قرض لیکر دیتے ہین اور وہ روپیہ کچھہ خوشی سے نہین دیتے ہین بلکہ جبراً دینا پڑتا ہی اور شادی سے پہلے اوس روپیہ کی قرارداد ہو کر قسطین مقرر ہو جاتی ہین اگر دولہن والا روپیہ دینا قبول نہ کرے تو اوسکی لڑکی کی شادی نہو اور کوئی لڑکا اوسکو قبول نہ کرے طرفہ یہہ ہی کہ روپیہ لیکر بھی دولہہ کی جانب سے گویا احسان جتایا جاتا ہی واہ واہ کیا عجب رسم ہی شاید دولہہ کے خاندان مین لڑکیان پیدا نہوتی ہونگی بلاشک یہہ بات جاہل ناخواندہ عورتون کے سبب سے مروج ہوئی ہی یا شاید رواج پانے اس رسم کا یہہ سبب ہو کہ لڑکے پڑھے لکھے صاحب ہنر و دانشمند ہوتے ہین اور لڑکیان محض ناخواندہ رہتی ہین اسلیئے خواندہ لڑکا ناخواندہ عورت سے تاوان اوسکی جہالت کا لیکر بمنت اوسکو اپنی ہم صحبتی مین اختیار کرتا ہی اور باوصف اوس دینے روپیہ کے بھی عورت جاہلہ بہا ام سیرت شوہر کی نظر وں مین عزت نہین حاصل کر سکتی بلاشک اس دستور روپیہ دیئے جانے نے صرف عورتونکی بےعلمی و بےتمیزی سے رواج پایا اگر عورتین پڑھی لکھی ہوتین تو لڑکے والے کیون اسقدر روپیہ انکو دیتے بلکہ دولہہ والے دولہن کے علم اور ادب اور ہنر کی دولت کو روپیہ سے زیادہ غنیمت سمجھتے ایسا ہو جائیے کہ لڑکیون کو خوب لکھا و پڑھاو کسواسطے کہ ہمیشہ زمانہ ایک حال پر نہین رہتا اگر کسی وقت روپیہ نہو تو لڑکی کی شادی ہونا دشوار ہوگا اور اکثر اس رواج کے باعث مفلسونکی لڑکیان ناکتخدا جوان ہو گئی ہین +

ہندوستان کی عورتوںکا طبیب نامحرم کے روبرو آنا بسبب بعلمی کے

ہندوستان کی عورتین کسی غیر شخص کے روبرو نہین آتین بلکہ آواز سُننے اور سُنانیکو بھی معیوب جانتی ہین بلکہ سوا‌ے چند رشتہ دارون کے مثل حقیقی باپ چچا اور بھائی حقیقی ماموں حقیقی بھانجا حقیقی بھتیجے کے اور رشتہ دارون کے بھی سامنے مُسلمانون کے مذہب مین نہین آتی ہین اور پردہ کرتی ہین چنانچہ مذہب ہنود مین بھی بموجب دہرم شاستر کے عورت تین قسم کی ہین پوتھی راج نیت مین لکھا ہی کہ سنگیا صاحب عصمت عورت وہ ہی جو غیر مرد سے نہایت پوشیدہ رہے لیکن جب عورتین بیمار ہوتی ہین تو خواہ نخواہ واسطے علاج کے روبرو طبیب کے کہ مرد نامحرم ہوتا ہی آنا پڑتا ہی تاہم بغیر لمس بدن یعنی بغیر دیکھنے نبض کے حقیقت حرارت اور برودت یا یبوست اور رطوبت کی دریافت نہین ہوسکتی پہر بعض بیماریوں مین بدون دیکھنے مریض کی زبان مُنھہ اور آنکھون کے حکیم تشخیص مرض کی نہین کرسکتا اور دیکھنے قارورہ اور پوچھنے دیگر حال زبانی کی احتیاج ہوتی ہی اور بعض بیماریان مخصوص عورتون کی ایسی ہوتی ہین کہ شوہر سے بھی بیان کرنا موجب حجاب کا ہوتا ہی لیکن ناچار مریض عورت کو طبیب سے کہ مرد نامحرم ہی حال کہنا پڑتا ہی اور اگر مریض طبیب سے حال واقعہ چھپادے تو علاج خلاف مرض مین احتمال ہلاکت کا متصور ہی اى صاحبو انصاف سے غور فرماؤ کہ مستورات اہل عصمت کا حکیم کے روبرو ہوکر نبض و چہرہ و قارورہ دکھانا اور مخفی حال

کا ظاہر کرنا کسقدر بیشرمی کی بات ہی مقام حیف اور افسوس ہی کہ جوان عورتون کا غیر شخص نامحرم کے سو برو سلمنے ہو کر راز نہانی امراض جسمانی فاش ہونا گوارا کیا جائے اور لڑکیون خردسال کو مدرسہ مین واسطے تعلیم علم کے بخوشی منظور نکرین وہان اقتضاے عقل وحیا یہہ ہی کہ لڑکیون کو ترغیب پڑہنے علم طب کی خواہ انگریزی مین خواہ ہندی مین دلائی کہ آیندہ کو عورتین بحالت عوارض طبعی محتاج علاج کی مرد غیر نامحرم سے نہون بلکہ حیا مقتضی اسبات کی ہی کہ عورتون کو بکوشش تمام جسقدر ممکن ہو اول طب ضرور پڑہنا چاہیے چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ یعنی علم دو ہین ایک علم بدن کا اور دوسرا علم دین کا ہی اس حدیث مین علم ابدان کو علم ادیان پر مقدم کیا ہی کیونکہ صحت بدنی عبادت پر مقدم ہی +

بیان جایداد وریاست کے تلف ہونیکا عورت کی بیعلمی سے

اکثر دیکہنے مین آتا ہی کہ جب کوئی شخص صاحب جایداد جاگیردار تعلقہ دار زمیندار تاجر بقضاے الٰہی فوت ہو جاتا ہی اور بعد اوسکے کوئی مرد وارث حقیقی قائم مقام اوسکا لائق انتظام کار و بار ریاست کے نہین رہتا تو اوسوقت اوسکی بی بی کو کہ محض ناخواندہ ہوتی ہی اور اطفال خردسال رنج یتیمی مین گرفتار ہو جاتے ہین اکثر ملازم اہلکار غرضگو اپنے فائدے کے لیئے سبز باغ اوس بی بی کو دکہا کر اور آمدنی سے خرچ زیادہ کرا دیتے ہین جو کچہہ اوس جاہلہ بیوقوف عورت کو لکہہ پڑہ کر سمجہا دیتے ہین وہ اوسکو سچ جان لیتی ہی غرض اسی

طرح سے آہستہ آہستہ تہوڑی تہوڑی جایداد رہن اور فروخت ہوکر نوبت بربادی تمامی ریاست کی پہونچ جاتی ہی اور قطع نظر بربادی جایداد جو کمسن اولاد اسکی ہوتی ہی وہ بہی لکہنے پڑہنے سے محروم رہجاتی ہی آل کار وہ اولاد مفلس و محتاج بے تمیز ہوکر کس کس خرابی اور تباہی سے زندگانی اپنی بسر کرتی ہی اس جگہہ معلوم ہوا کہ عورت کی بعلیمی سے ریاست بھی برباد ہوتی ہی اور اولاد بھی علم سے بے نصیب رہجاتی ہی اگر عورت پڑہی لکہی ہوتی تو سب کام اپنے ہاتہہ سے کرتی کاغذات آمدنی جمع خرچ کمی بیشی نفع نقصان کی آپ جانتی اور آپ لکہتی پڑہتی مختار ملازم کاروباری لوگون سے دہوکا نہ کہاتی مثل مشہور ہی آپ کاج مہا کاج اور اولاد بھی تعلیم ہوکر انتظام اپنی جایداد کا کرتی ایسے ایسے بڑے بڑے نقصان محض بوجہہ جہالت عورات کے ہوتے ہین چاہیئے کہ ہر خاص و عام اپنی لڑکیون کے لکہانے پڑہانے مین دریغ نفرماوین

بیان نہ لکہنا پڑہانا عورتونکا بخوف اونکی آوارگی کے

بعض اشخاص یہہ اعتراض مہمل کہتے ہین کہ اگر عورتین لکہی پڑہی ہونگی تو شاید غیر شخصون سے خط کتابت کرینگی کہ جس سے کسی قسم کی بدنامی عائد ہو یا رغبت شعر و سخن جسکا مضمون محبت خیز و لولہ انگیز ہوتا ہی پیدا ہو گی یا اور کسی طرح کی آوارگی اونکے مزاجون مین آجاویگی اسبات کی مثال ایسی ہی کوئی شخص یہہ کہے کہ صاحب ہم بیمار کو حکیم کی دوا اسواسطے نہین دیتے کہ شاید وہ دوا اوسکو مضر ہو اور بیمار مر نہ جائے ای صاحبو

اسپر غور کرو کہ عورتین مبتلاے مرض حمق ہین لکھنا پڑہنا علم کا دواے بیماری و آوارگی و جہالت ہی کہین دوا بیماری کو زیادہ کرتی ہی ہان اگر تیماردار سے بیمار کے حق مین کچھہ بے احتیاطی ہو جاوے تو دوا کا کیا قصور ہی والدین بمنزلہ تیماردار کے ہین احتیاط ضرور ہی ؎

بیان افزایش عقل کی علم سے ہوتی ہی

کتاب کیمیاے سعادت مین لکھا ہی کہ علم وہ چیز ہی کہ جس سے عقل کی افزایش ہوتی ہی اور ہنر کو زینت اگر بیعلم شخص کسیطرحکا ہنر جانتا ہی ہنر اوسکا بغیر علم کے ناقص رہتا ہی چونکہ عورتون کے تعلق انتظام کارخانہ داری مثل اہتمام طعام و پارچہ و صفاے مکان و تربیت اطفال مخصوص ہی جبکہ وہ بیعلم ہونگی تو کام بھی اونکے ناقص ہونگے اور تربیت اطفال و اہتمام خانہ داری حسب دلخواہ اونسے انجام نہو سکیگا اور اگر پڑہی لکھی ہونگی تو کام متعلقہ اپنا دانشمندی سے انجام دینگی مردون کو چاہیئے کہ تعلیم لڑکیون مین توجہ فرماوین ؎

بیان لیڈی صاحبہ کے ممبر کمیٹی ہونیکا

ای صاحبو غور کا مقام ہی دیکھیئے اخبار مطبوعہ فروری ۱۸۶۵ع سے معلوم ہوا کہ بمبئی گزٹ مین بحوالہ ٹائمس آف انڈیا مرقوم ہی کہ لیڈی کلیڈسٹن صاحبہ میسیز مسٹر کلیڈسٹن صاحب بہادر کی ممبر جلسہ پارلمنٹ انگلستان کی مقرر ہوئین یہہ خوبی حاصل کرنے علم و فضل کی ہی کہ وہان کی عورتین بھی مردونکی برابر عہدہ معززاپنے کمال اور عقل سے حاصل کرتی ہین فقط اگر باشندے ہند کے بھی پڑہانے لکھانے مین لڑکیونکے

کوشش کرین تو لڑکیون کے حق مین عین سلوک ہی کوئی صاحب اس تقریر سے ناخوش نہون کہ لڑکیون کے پڑہانے لکہانے مین کیا ہم اون سے نوکری کرینگے صاحبو غرض کمترین کی اس التماس سے یہہ نہین ہی کہ اس ملک کی لڑکیان واسطے نوکری کے پڑہین بلکہ منشاء تحریر یہہ ہی کہ جب عورتین لکھی پڑہی ہونگی تو جیسا تم اپنے حاکمون کی رضامندی اور اطاعت اور خیر خواہی کرتے ہو اسیطرح عورتین بھی تمکو رضامند رکھینگی دیکھو ہندوستان مین جناب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ والیہ ریاست بھوپال نے تا حیات اپنی بسبب علم کے کس دانائی سے انتظام ریاست کیا اور خوشنودی گورنمنٹ حاصل کی اگر پڑہی لکھی نہوتین تو یہہ نیکنامی کیسے ملتی ❊

بیان مبتلا ہونا مردون کا بیماریون مین بسبب جاہل عورتون کے

اکثر ایسا دیکھنے مین آتا ہی کہ جو عورتین بے پڑہی مردونکے ساتھہ بیاہی جاتی ہین تو مرد انکو اونسے بسبب اونکی حماقت اور بیعلمی کے ایک نفرت ہو جاتی ہی اور اونکے شوہرون کا دل اونکی باتون سے خوش نہین ہوتا کیونکہ اخلاق اونکے متوحش ہوتے ہین کہ جنسے لطف صحبت اور کیفیت تکلم حاصل نہین ہوتا اور خود وہ عورتین بھی صحبت سے اونکی وحشت کرتی ہین بقول شخصے جسقدر دانا کو نادان سے نفرت ہوتی ہی اوسی قدر نادان کو دانا سے بھی وحشت ہوتی ہی اکثر عورتونکی بے تمیزی اور بد اخلاقی سے اونکے مرد عیاش ہو جاتے ہین اور غیر عورتون کی صحبت سے اپنی تفریح طبع کرتے ہین بلکہ بہتیرے مرد غیر جنس

عورتون کو گہر مین ڈال لیتے ہین اس سے ایک تو انکی عورتون کی حق تلفی ہوتی ہی اور دوم بڑے بڑے جہگڑے اور فساد پیش آتے ہین کہ جو موجب تشنیع خویش و بیگانہ ہوتے ہین اور اگر کوئی نا جنس بازاری عورت سے اولاد پیدا ہوئے تو برادری مین اوسکی شادی نہین ہوسکتی اور اگر مرد کو بسبب عیاشی کے کچھہ عارضہ لاحق حال ہو تو بھی موجب بدنامی کا ہو کر اوسکے علاج معالجے مین روپیہ پیسا کہ جو سرمایۂ زندگانی ہی محض فضول خرچی مین صرف ہو جاتا ہی اور آدمی مفلس ہو جاتا ہی موجب کبت گانٹھی سے دم جات + ہردے سے کام جات + ہیت سے پیام جات + روپ جات رنگ سے + منتر سے بیت جات + گلچن سے ریت جات + ہر سے پریت جات + ایک بیسوا کے پرسنگ سے + اور بعض لوگون کا ایسا بھی حال ہوتا ہی کہ علاج مین برباد ہو جاتے ہین اور مال بھی خرچ ہو جاتا ہی اور مرض نہین جاتا بعضو نکو غیر عورتونکی صحبت سے مرض وجع مفاصل آتشک اور جذام تک ہو جاتا ہی اور بارہا تجربہ ہوا ہی کہ اس قسم کے مرضون مین انسان جو قابلیت سے بھی خارج ہو جاتا ہی اور یہہ موجب قطع نسل کا ہی جب تامل سے آپ غور کیجئیگا تو معلوم ہوگا کہ بنیاد ان سب خرابیون کی محض بے تمیزی اور کوڑمغزی عورتونکی ہی اگر وہ پڑہی لکھی ہوتین تو اخلاق اونکے پسندیدہ ہوتے عورت اور مرد دونون بعشرت اور فرحت تمام اپنی زندگانی بسر کرتے ای صاحبو تمکو لازم ہی کہ لڑکیون کو اچھی طرح تعلیم کراؤ اور لکھانے پڑہانے کو عین سلوک سمجھو +

بیان شادیون مین عورتون کے فحش گیتون کا

اِس ملک کے باشندون مین یہہ رسم بیاہ شادیون مین جاری ہوگئی ہی کہ ایک ایک دو دو مہینے پہلے شادی سے عورتین ہمسایہ اور برادری کی جوان وضعیف اور لڑکیان جمع ہوکر گاتی اور بجاتی ہین اور اسقدر مشغول اور مصروف ہوجاتی ہین کہ بجز راگ رنگ کے مطلق ہوش کسی بات کا نہین رہتا اور ایسے ایسے بیہودہ گیت اور غزلین اور چاربیتین اور ٹھمریان مضمون فحش کی گاتی ہین کہ جنسے ولی بھی بہک کر شیطان بنجاوے ہرچند گانا بجانا اس ملک کے باشندون مین بتقریب شادی اسیقدر مروج چلاآتا ہی جس سے دولہہ دولہن کی خوشی شادی کی معلوم ہو لیکن اب روز بروز جاہل عورتون نے اور ہی مضمون جاری کیئے ہین کہ جنکو بازاری عورتین بھی سنکر شرماجاتی ہین ان گیتون کو اوّل تو خود وہ عورتین گاتی ہین اور پھر چھوٹی چھوٹی لڑکیون کو وہ تعلیم کرکے اپنے ساتھہ گانے مین شریک کرتی ہین اور باہر کے مردونکا بھی کچھہ لحاظ نہین کرتی ہین اور بعض اوس گھر کے مردونکا تو یہہ حال ہوتا ہی کہ آرام سے گھر مین بستر حماقت پر چادر جہالت لپیٹے ہوئے وصال یا غم ہجران جسشیدہ کا مضمون اپنے ناموس کی زبان سے بڑے بڑے سنتے ہین گویا شادی انھین گیتون کا نام ہی کہ جنمین سراپا فحش کا مضمون بھرا ہی اور بعض قوم ہنود مین یہہ رسم ہی کہ شادی مین یا سمدہیانے کے لوگون کی ملاقات کے وقت سب خرد وکلان عورتین ایسی فحش گالیان گاتی

ہین کہ جنکو سنکر مردونکو بھی حیا آجاتی ہی اور بعض قومون مین یہہ بھی رسم ہی کہ عورتین
بر سر بازار علانیہ گالیان گاتی چلی جاتی ہین یہہ ناکارہ حرکتین صرف مردون کے
تغافل سے جو اونکو ہدایت نیک نہین کرتے اور لکہلانے پڑہانے سے اونکو محروم
رکہتے ہین ظہور پذیر ہوتی ہین اگر عورتین لکہہ پڑہکر ادب سیکہین تو ایسی بیہودہ باتین
اون سے کیون ظہور مین آوین +

بیان نقصان جو بوجہہ نہونے خط وکتابت کے عورات کے ساتہہ بوجہہ بیعلمی اونہون کے ہوتا ہی

اس ملک کے آدمی جب پردیس کو نوکری یا تجارت کے لیئے چلے جاتے
ہین تو برسون پردیس مین رہا کرتے ہین اور گہر کا حال فقط اسیقدر کا اونکو معلوم ہوتا
ہی کہ خیریت ہی گہر کو جلدی چلے آو اور تکلیف خرچ کی ہی تواب غور کرنا چاہیئے کہ اس ملک
کی عورتین بے علم کسی غیر شخص نامحرم سے خط لکہواتی ہین اور اپنا راز دل بیگانہ شخص
نامحرم سے نہین لکہواتی ہین غرض دل کی بات دل ہی مین رہنے دیتی ہین جب وہ
خط شوہر کے پاس پہنچتا ہی تو شوہر کچہہ راز و نیاز اپنی بی بی کا نہین معلوم کر سکتا علی
ہذا القیاس شوہر بھی خط مین کچہہ بہید کی بات نہین لکہتا کہ بی بی تو پڑھی نہین ہی غیر شخص
جو خط پڑہکر سنائیگا وہ اوسکے حال پوشیدہ پر اطلاع پاجاویگا غرض طرفین کو رنج فراق سخت
ناگوار ہوتا ہی اور خط کتابت تو اسی واسطے ہی کہ جانبین کی تسکین خاطر ہوتی رہے

اب کہیئے جب کہ یہہ حال ہوا تو کیا اطمینان ہوگا برخلاف لکھی پڑھی عورتون کے
کہ جو دلی اسرار ہی وہ ایک دوسرے پر ہمیشہ تحریر سے ظاہر کیا جاتا ہی جیسا کہ صاحبان
انگریز بہادر کے یہان یہہ دستور ہی کہ اکثر اوقات سالہا سال شوہرون کو ہندوستان
اور دیگر اقالیم وجزائر مین برسون مہینون کے راستون پہ رہنے کا اتفاق ہوتا ہی
اور بی بیان انگلستان مین رہتی ہین لیکن ہمیشہ مہینے مین کئی مرتبہ طرفین سے
چٹھیان آتی جاتی ہین اور جو کچھہ دلی باتین میان بی بی کی ہوتی ہین اونسے لطف
اَلْمَکْتُوبُ نِصْفُ الْمُلَاقَات کا حاصل ہوتا رہتا ہی اور یہہ تعلیم عورات کا ہی اثر ہی
کہ اہل ولایت لڑکون کو اپنے جو خردسال ہوتے ہین اکثر اوقات برابر سالہا سال
ہندوستان سے انگلستان کو اور انگلستان سے جزائر مختلف انگلنڈ مین واسطے
تحصیل علم کے بھیجدیتے ہین اور جب وہ پڑہ لکھکر لائق اور فائق ہوجاتے ہین تب
اپنے گھر واپس آتے ہین برخلاف ہندوستانی عورات کے کہ وہ اپنی اولاد کو آنکھہ سے
پوشیدہ نہین ہونے دیتی ہین درحقیقت محبت اولاد کی انسان کو سبکی محبت سے زیادہ
ہوتی ہی اسمین ہندوستانی ہون خواہ ولایتی ہون مگر صاحبان انگریز قدردان اور اونکی
بیبیان جو خود ذی علم او قدردان علم کی ہین اسواسطے اپنی لڑکیون اور لڑکون کو واسطے
تعلیم و تحصیل علم کے بچپن ہی مین ولایت کو بھیجدیتی ہین اگر کوئی یہہ کہی کہ ہندوستانیو
محبت اولاد کی زیادہ اون سے ہوتی ہی سو یہہ گمان محض غلط ہی کسواسطے کہ اولاد کی
محبت جانورون کو بھی ہوتی ہی لیکن دانائی او رنادانی کا صرف اسمین فرق ہی مصرعہ

دوستی بجز د خود دشمنیست ÷ انگریزون کی اولاد کیسی ہوشیار اور لئیق اور صاحب علم

اور ہنر ہو جاتی ہی اور کیسے اولوالعزم اور صاحب حوصلہ و عزم ہوتی ہی اور طفولیت

سے محنت اور مسافرت اور جدائی والدین کی اور ادب اخلاق سے عادی ہو جاتی ہی اور

ہم لوگون کی اولاد کا حال جیسا کچھہ گذرتا ہی وہ ہمارے ہموطن خوب جانتے ہین کہ اگر

لڑکا بغرض کسی ضرورت کے دو چار روز والدہ صاحبہ سے جدا ہو جاتا ہی تو والدین کے حواس

خمسہ مین خلل آجاتا ہی یہہ بات محض نتیجہ بےعقلی او بےعلمی ہندوستان کی عورات کا ہی ÷

بیان علاج مرض چیچک کا

ای صاحبو ہندوستان کے باشندو ذرا منصفی سے غور فرماؤ کہ اہالی سلطنت انگلشیہ

نے تمامی ممالک محروسہ انگلستان ور ہندوستان اور جزائر مختلف اپنے زیر حکومت مین

کسقدر مصارف زر خطیر اور تدابیر سے رفاہ خلائق مین کیسی کیسی کوششین فرمائی ہین

شہر بشہر دہ بدہ فیض عام جاری کیا ہی کہ جسمین ہر طرح کی حفاظت جانی اور جسمی واسطے

باشندگان ہندوستان کے حاصل ہی لیکن عورتین بسبب نادانی اور نافہمی کے اپنی

اولاد کو اوس سے محروم رکھتی ہین چنانچہ علاج ٹیکا لگانے کا واسطے مرض چیچک کے

بچون کے لیئے گورنمنٹ نے جاری فرمایا ہی اور حقیقت اسکے لگانے کی یہہ ہی

کہ ٹیکا گو تھن سیتلا کا بچون کے بازو پر نوک نشتر سے بذریعہ آبلہ نہایت خفیف خراش سے

کہ جسمین کچھہ دکھہ درد بچون کو نہین ہوتا لگایا جاتا ہی اور فائدہ اوسکا تمامی ہندوستان

مین اور نیز جملہ ذی علم لوگون مین ہندوستان کے معلوم ہی اور اس علاج سے ہزارہا

بچون کے جسم و جان صدمہ چیچک سے محفوظ رہے چنانچہ راقم اور دیگر بھائیون او
بچون راقم کے بسبب ٹیکا لگائے جانے کے چیچک نہین نکلی لیکن تعجب ہی کہ باوصف
ایسے سہل علاج کے عورتین جاہل بیوقوف اپنے بچون کے ٹیکا نہین لگانے دیتین
یہہ بات صرف باعث اونکی بے علمی اور نادانی کے ہی کہ بچون کا مرجانا اور اندہا کانا لنگڑا
ہوجانا منظور کرتی ہین مگر علاج کرانا ٹیکے سے منظور نہین کرتین اور اگر علاج اپنی طرح
بہی کراتی ہین تو اوسمین جہاڑ پہونک سیانون کی یا ایسی تدبیرین کہ جو خلاف قاعدہ
حکمت اور خلاف دین و مذہب کے ہون کراتی ہین غرضکہ ایسی حرکتین کرتی ہین کہ جسمین
نقصان جانی اور مالی اور دینی جملہ پیدا ہون اور یہہ نقصان صرف عورتون کی بے شعوری
اور بے تمیزی سے ہندوستان مین جاری ہی اگر عورتین لکہہ پڑہ جاوین تو جبر اس
نقصان کا ہوجاوے +

بیان جاہل عورتونکی بدپرہیزی سے بچونکا نقصان ہونا

اکثر عورتین اس ملک کی ازراہ نادانی حالت حمل مین ایسی غذائین کہا لیتی ہین کہ جس سے
فی الفور جنین کو مضرت پہونچتی ہی اور خود حاملہ کو تکلیف سخت لاحق ہوتی ہی اور گاہے نوبت
اسقاط حمل کی پہونچتی ہی اور ایسے صدمہ مہلک سے کبہی بعض عورتین بادیہ پیمائے ملک عدم
بہی ہوجاتی ہین اور بعض عورتین بے تمیزی سے بحالت حمل ایسی ایسی غذائین کہا لیتی
ہین کہ علامت اونکی حماقت کی اونکی اولاد کی صورت اور جسم سے مدۃ العمر محو نہین ہوتی
بعض لوگون کو دیکہا گیا کہ اونکے چہرے اور تمامی ہاتہہ پانون پر کہدڑے اور خارش

کیسے نشان سیاہ سیاہ بلا تشبیہ بصورت برص و جذام پائے جاتے ہین اور جب اوسنے سبب اوسکا دریافت کیا تو کہتے ہین کہ یہہ عارضہ مادرزادی جب ہم مان کے پیٹ مین تہے جب ہماری مان نے زمین قند کہا لیا تہا اوسکی وجہہ سے ہمارا جسم ایسا خراب ہوگیا ہی اور بعض عورتین بعد وضع حمل ایسی غذائین یا دوائین کہا لیتی ہین کہ جنسے احتمال مضرت بچہ و نیز ہلاکت زچہ کا متصور ہوتا ہی اور بعض عورتین بحالت شیرخوارگی اطفال ایسی غذائین سخت اور بطی الہضم اور قابض اور چکنی او ترش کہا لیتی ہین کہ جنسے وہ شیرخوار معًا مبتلاے عوارض مختلف مثل پسلی و ہیضہ و کہانسی و اسہال وغیرہ کے ہوجاتے ہین پہر کیا کیا محنت اور علاج کرنا پڑتا ہی اور بیشتر اس قسم کی بیماریون مین بچے تلف بہی ہوجاتے ہین اور غم اور الم اونکا لاحق حال والدین ہوتا ہی اور جو کسی طبیب ہوشیار کے علاج سے بچے صحت پاتے ہین تو سبب کچھہ خرچ روپیے پیسے کا ہوتا ہی غرض عورتون کی ایسی ایسی بیوقوفیون اور بے تمیزیون سے مردون کو بڑے بڑے رنج اور الم حاصل ہوتے ہین اگر عورتین ذی علم ہون تو جو قواعد واسطے صحت بدنی اور حفاظت حمل اور پرورش بچون کے حکیمون نے کتابون مین لکہے ہین موافق اونکے کاربند ہوکر بخوبی تندرست رہا کرین جو تامل سے دیکہیئے یہی عورات اپنی خام خیالی سے اون عارضون کو آسیب مسان بہوت پلیت پری دیو چڑیل وغیرہ کا سایہ قرار دیکہ اشخاص جاہل اور سیلنے سے جو خود اونہین کیطرح احمق مبتلاے مرض جہالت او حماقت ہوتے ہین علاج کرایا کرتی ہین اور کبہی بسبب حماقت کے یہہ عورتین علاج حکیمون کا ہرگز نہین کرانے دیتین ٭

بیان شرافت انسان کا بسبب علم کے اور فرق حیوان سے

انسان کو حق تعالیٰ نے بنسبت اور مخلوق کے شرافت بخشی ہی اور لقب انسان ضعیف البنیان کا اشرف المخلوقات فرمایا اور تمغہ علم سے جوہر انسانیت اور کمال آدمیت کا عطا فرمایا اب یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر ایک مخلوق جاندار ذی روح کو حیوان کہتے ہین اور انسان اور دیگر مخلوقات مین فرق یہہ ہی کہ اور حیوان مطلق ہین اور انسان حیوان ناطق کہا جاتا ہی اور جب زیور علم سے یہہ آراستگی پاتا ہی اور اخلاق اسکے درست ہو جاتے ہین اوسوقت بیشک یہہ اشرف المخلوقات زینت موجودات ہی اور جو جاہل بےعلم ہی تو مثل بہائم جیسے اور حیوانات ہین ویسی ہی اسکو بھی تصور کرنا چاہیئے جیسا کہ خداےتعالیٰ نے قرآن مجید مین نوین سپارہ بائیسوین رکوع سورۂ اعراف مین ارشاد فرمایا ہی اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اُولٰئِکَ ھُمُ الْغَافِلُوْنَ یعنی وہ لوگ مثل بہائم کے ہین بلکہ زیادہ بہائم سے گمراہ وہ لوگ بےعلم ہین سچ ہی بقول سعدی **مصرعہ** کہ بےعلم نتوان خدا را شناخت ٭ اور صفات انسان کامل عرفان خالق محبت خوش اخلاقی ادب بخشش تواضع حق رسانی عیب پوشی ہی اگر غور سے دیکھیئے تو عورتین بالکل ان باتون سے مبرا ہین بلکہ برعکس اسکے خدا فراموشی ناعاقبت اندیشی ناشکری بدخلقی بخل کینہ حسد زود رنجی دل آزاری عیب جوئی نفاق ناحق کوشی فضول خرچی انمین موجود ہی جس گھر مین دو تین عورتین ہوتی ہین تو بسبب اپنی بداخلاقی کے بجز تکرار اور رنج وفساد کے چین سے نہین رہتین

اور ایک دوسرے کی عیب جو ایذا رسان اور دل آزار رہتی ہین بلکہ بعضے گہرون مین
درمیان مان بیٹیون کے بےلطفی بداخلاقی ہر دم کی کاوش رہتی ہی بقول حافظ
مصرعہ دختران راہمہ جنگست وجدل با مادر* اور جہان دو تین عورتین کسی تقریب
شادی وغیرہ مین جمع ہوجاتی ہین تو عجب فحش اور شور وغل جھگڑے بکھیڑے
گلہ شکوہ جنگ جدل برپا کرتی ہین برخلاف مردون کے اگر سیکڑون ایک جلسے
مین جمع ہوجائین تو بجز اخلاق اور تواضع کے حرف شکایت زبان پر نہین لاتے
اور اکثر مقام پر دیکھا جاتا ہی کہ بسبب بداخلاقی عورتون کے بھائی بھائیون مین اور باپ
بیٹون مین دشمنی جانی ہوجاتی ہی اور ذرا ذراسی باتون پر اتنا رنج و ملال ہوجاتا ہی کہ مدۃ العمر
صفائی اوسکی محال ہوجاتی ہی اب انصاف سے جواب دیجیے کہ عورتین جہالت اور
بداخلاقی سے موصوف ہین یا نہین اگر انکو لڑکپن سے نیک صحبت ہو اور پڑہی لکھی
ہون تو برائی بھلائی پہچانین اور نیک اخلاق ہوجائین لڑکیون کو لکھانا پڑہانا نیک
باتین سکھانا عین مصلحت ہی*

بیان عورتونکی ناقص العقلی کا بوجہہ بےعلمی کے

یہہ بات زبان زد خلائق ہی کہ عورات ناقص العقل ہوتی ہین مگر وجہہ تسمیہ اسکی مفصل
دریافت نہین ہوتی عورتین کیا بنی آدم نہین یا اربعہ عناصر سے مرکب نہین یا حواس
خمسہ انکے درست نہین یا اعضاے رئیسہ یعنی دل و دماغ و جگر کہ جو محل روح حیوانی و
نفسانی و مبدا ہے عقل و ہوش ہی صانع قدرت نے عورتون کو عطا نہین کیے

پھر کیا وجہ جو عورتین ناقص العقل کہلائی جاوین اور بالفرض اگر کسی سبب سے عقل اونکی ناقص ہی تو یہہ نقص عقل تعلیم علم سے رفع ہو سکتا ہی دیکھو طوطا مینا بھی تعلیم سے انسان سیرت ہو جاتے ہین چہ جاے عورت کہ وہ بھی انسان ہی اور جوہر ذاتی اوسمین سب موجود ہین جوہر صفاتی جو تعلیم سے حاصل ہوتا ہی تو کیا وجہ ہی کہ عورات اوس سے محروم رکھی جاوین بچشم غور دیکھا جاوے تو قوت ناطقہ اور حرکات و سکنات لڑکیون کی بنسبت لڑکون کے زیادہ تر مرغوب اور عزیز خاطر ہوتی ہین اور قوت ناطقہ اون مین بہت جلد پیدا ہو جاتی ہی جب عمر اونکی پڑھنے لکھنے کے لائق ہوتی ہی گڑیون اور واہیات کھیلون مین اور دیگر بیہودہ شغلون مین صرف ہوتی ہی اور وقت عزیز اونکا تلف ہو جاتا ہی اور اثر صحبت سے اپنی ماؤن کے جنکو علم نہین ہوتا پھر بھی احمق اور ناقص العقل رہ جاتی ہین جیسے تلوار اصیل لوہے کی جبتک صیقل نہین ہوتی جوہر نہین پیدا کرتی ایسی ہی جب تک سچا موتی مجلّی نہین ہوتا آبداری نہین پاتا زمین کیسی ہی بہتر ہو جب تک قلبہ رانی سے آراستہ نہین ہوتی قابل زراعت نہین ہوتی اسی پر حال انسان کا قیاس کرنا چاہیئے کہ اسمین عقل و ادراک ناطقہ وغیرہ جوہر ذاتی سب کچھہ موجود ہین لیکن جب تک تعلیم نہین پاتا جوہر صفاتی کہ جس سے مراد آدمیت ہی حاصل نہین کرسکتا اگر لڑکیان بھی پڑھائی جاوین تو عیب ناقص العقلی کا اونپر کیون لگایا جاوے *

بیان انسان کی بزرگی کا نسبت پڑھنے لکھنے علم کے

حدیث شریف مین وارد ہی شرف الانسان بالعلم والادب لا بالمال والنسب

یعنی بزرگی انسان کی ساتھہ علم اور ادب کے ہی نہ ساتھہ مال اور اچھی قومیت کے
بلا شک جوہر آدمیت کا علم ہی کہ اُسکے سبب خدا کو پہچانتا ہی اور علم ہی کے سبب دنیا
مین آبرو حاصل ہوتی ہی پس اس شرافت انسانی کے مرد اور عورت دونون مستحق ہین
بمصداق حکم خدا وَخَلَقْنَاكُمْ اَزْوَاجًا یعنی بنایا ہمنے تمکو جوڑا جوڑا اب فرمائیے
کہ شرافت انسانی بسبب علم کے ہی اور صانع قدرت نے مرد کو عورت کے واسطے
بنایا اور عورت کو واسطے مرد کے دونون کے واسطے ایک حکم مقرر کیا پہر کیا وجہ
ہی جو حصہ شرافت عورت کو ندیا جاوے اور مستحق کا حق کیون نہ پہونچایا جائے
یعنی تعلیم نسوان مین کس وجہ سے کوشش نکیجاے عورتین جو اپنے حق سے محروم
رہتی ہین یہہ قصور عورتون کا نہین بلکہ قصور مردون کا ہی کہ عورتین علم سے محروم
رہتی ہین کسی دین و مذہب مین عورت پر عبادت خدا کی معاف نہین اور کسی بی بی
پر حق شوہر کا معاف نہین اور حقوق شناسی بغیر علم کے بخوبی ہو نہین سکتی اسلیئے
چاہیئے کہ تعلیم نسوان مین ہم سب بہائی ہموطن سعی موفورہ عمل مین لاوین +

بیان لڑکیون کے پڑہنے کا بغیر معنی سمجھے بفایدہ ہونیکا

بعض اشخاص اس مضمون کو سنکر یون فرماتے ہین کہ ہندوستان مین
لڑکیان بہت لوگون مین پڑہائی جاتی ہین اور عقائد مذہبی اور روزہ نماز سے
واقف ہو جاتی ہین تاہم جو اصلی جہالت ہی وہ اون سے دور نہین ہوتی اس سے
معلوم ہوا کہ لکہنے پڑہانے سے جہالت جو عورتون کی سرشت مین ہی وہ نہین

ہوسکتی چنانچہ اسکی تمثیل مین بہت بحث کرتے ہین اور کوئی صاحب کہتے ہین
کہ بزرگون نے عورتون کے حال مین لکھا ہی بیت اگر نیک بودے سرانجام زن
زنان را مزن نام بودے نہ زن * اوسکے جواب مین یہہ التماس ہی کہ جو کہین یا
لڑکیان تہوڑا سا پڑہائی بہی جاتی ہین وہ مطلق اوسکا مضمون اور مطلب نہین سمجھتین
اور توتے کی طرح حق اللہ اور پاک ذات اللہ اونکا پڑہنا تصور کیا جائے جب تک
کسی ادیب اور اتالیق معلمہ سے تعلیم بخوبی نپاوین اور مضمون و معنی کتاب و قرآن
کا بخوبی نسمجھین کیونکہ ادب اور اخلاق اونکو آسکتا ہی اور قطع نظر اوس تعلیم جزوی کے
ہر وقت جاہل اور بے وقوف عورتون کی صحبت مین رہتی ہین وہ تہوڑا پڑہنا لکہنا
اونکی کیا جہالت زائل کریگا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی
عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ قَلِيْلَ الْعَمَلِ مَعَ الْعِلْمِ كَثِيْرٌ وَإِنَّ كَثِيْرَ الْعَمَلِ مَعَ الْجَهْلِ
قَلِيْلٌ یعنی لازم ہی تمپر علم حاصل کرنا کہ اندک عمل علم کے ساتہہ بہت ہوتا ہی اور
بہت عمل نادانی کے ساتہہ تہوڑا ہوتا ہی اس صورت مین چاہیئے کہ اونکو اچہی طرح
پڑہاوین کہ وہ مضمون اور معنی نیک باتون کے سمجہین اور آداب و اخلاق جسطرح
پڑہین اوسی طرح معلمہ کی صحبت سے روزمرہ عمل مین لاوین اور باہم طلبا ایک دوسرے
پر ناظر عیب و ثواب ہین اسواسطے مدرسون مین تعلیم ہونا لڑکیون کا واسطے دور
ہونے جہالت کے عمدہ تدبیر ہی *

عاجز آنا مردون کا نادان عورتون کی حرکات بے تمیزی سے

اکثر ہمارے ہموطن عورتونکی نادانی اور بیوقوفی سے اس مرتبہ عاجز آئے ہین کہ
زندگانی اونپر سخت ناگوار اور تلخ ہوجاتی ہی اور بڑے بڑے نقصان جانی اور
مالی کے متحمل ہوتے ہین اور بمجبوری حمق اور بداخلاقی پر عورتون کے صبر کرتے
ہین کہ جس سے تہوڑی ہی مدت مین اونکی بہار باغ جوانی صرصر رنج وافکار سے
پامال خزان پیرانہ سالی ہوجاتی ہی اور جوکوئی نیکبخت لکھی پڑہی خوش اخلاق باتمیز بی بی
کسی مرد سے بیاہی جاتی ہی نہایت مسرت اور خوشی سے زندگانی اپنی بسر کرتا ہی*

ایک نقل مناسب حال لکھتا ہون کہ ایک حکیم نے سات آدمی کہ باہم برادر حقیقی
تھے دیکھا تو سب ضعیف وناتوان پائے مگر ایک بہائی جو اون مین سے عمر رسیدہ
تھا مثل جوان تندرست عمر مین سب سے چہوٹا نظر آیا جب حکیم نے اوسکی حقیقت
دریافت کی تو وہ حکیم کو اپنے ہمراہ گہر لیگیا اور اپنی بی بی کو پاس بُلاکر کئی کامون کی
فرمایش کہ جسکی تفصیل بخیال طوالت نہین لکھی جاتی کی اوس نیکبخت نے سب کو
بکشادہ پیشانی وعجلت تمام انجام کردیا اوسوقت اوسنے حکیم سے کہا کہ میری جوانی
بمقابلہ چہوٹے بہائیون کے صرف بسبب اطاعت اور فرمانبرداری اور دلجوئی اور
دلداری اس بی بی کی قائم ہی*

بیان عورت کے گناہ کا زیادہ سخت ہونا بمقابلہ مرد کے پوتھی راج نیت سے

پوتھی راج نیت اور نیز دھرم شاستر کی کتاب مین صاف لکھا ہی کہ اگر مرد سے کچھ گناہ سرزد ہو تو وہ دنیا مین ہی پاک ہو کر لائق بیکنٹھہ کے ہو جاتا ہی اور عورت سے اگر پاپ ہو جیسے غیر مرد کے پاس جانا اور کچھ گناہ ہوتا ہی تو وہ دنیا مین ذی عصمت نہین کہلائی جاتی نردوش ہو کر لائق پوجا دینے دیوتا کے نہین رہتی اور کلنک اوسکا دور نہین ہوتا کتاب بیتال پچیسی مین ایک وقعہ سکیا دختر سا ہوکار کا کہ بخیال طوالت کے مجملاً لکھا جاتا ہی لکھا ہی ایک عورت نے اپنے شوہر پر اتہام سخت لگایا وہ مرد بموجب احکام دھرم شاستر کے عبادت سے نردوش ہو کر بیکنٹھہ کا مستحق ہو گیا اور وہ عورت جسنے تہمت اپنے شوہر پر لگائی تھی کلنک اور پاپ سے نردوش نہو سکی اور لائق دیوتاؤن کے پوجنے کے نرہی +

سداشب کا حکم واسطے بدیا سیکھنے عورتون کے

سداشب سری مہادیو جی نے گورا پاربتی سے جو اونکی بی بی ہین کہا کہ عورتون کے واسطے بدیا حاصل کرنے سے بہتر کوئی اور پوجا اور عبادت نہین ہی علم کے سبب سے لائق بندگی ایشر کے ہو جاتی ہی اور کلنکون سے نردوش

ہوتی ہی اور عصمت پاکدامنی برقرار رہتی ہی کوئی فریبی دغاباز اوسکو اپنے دام
تزویر مین نہین لاتا جیسا کہ اکثر بیوقوف عورات کو بدوضع بہکا لیجاتے ہین اس
سے وہ محفوظ رہتی ہین +

پوتھی بھگت مال سے حاصل کرنا بدیا کا گیان کیواسطے ثابت ہی

پوتھی بھگت مال نشٹھا دوسرے دہرم پرچارک مین لکھا ہی کہ ایشرا اور جیو
اور سنسار اور سرگ اور نرگ اور بھگتی اور گیان اور بیراگ کا جاننا منحصر اوپر بدیا یعنی
علم کے ہی جبسے چارون برن یعنی برہمن چہتری بیس شودر مین سے شاستر کا
پڑہنا موقوف ہوگیا تب سے سب دہرمون کا ناش ہوگیا اگلے راجا لوگ ایسے رواج
دہندہ بدیا کے تھے کہ اپنے اپنے عہد دولت مین پاٹشالا یعنی مدرسے جاری رکھتے
تھے اور جو اطفال کہ پڑہنے لکھنے مین سستی کرتے تھے وہ جبتک پڑہ لکھہ نہ لیتے
تھے پابجولان رکھے جاتے تھے نیچ ذات تک اور مذہبی سے واقف ہوتے تھے
اب لازم ہوا کہ شاستر کے پڑہنے پڑہانے مین حتی المقدور مدد دیجائے اور جو
سنسکرت نہ پڑہ سکین تو بہاکا اردو ہندی فارسی یا جو علم رائج الوقت ہو پڑہایا جاوے
دوہرہ لکھن سکہے تو ہت کرے نیچ اونچ نرموہ + اکدن دہن کی راس پی مین بیٹہارون توہ

लिखन कहे तु हित करे नीच ऊंच निरमोह ॥

इक दिन धन की रास पे मैं बैठारों तोह ॥

بیان شرافت انسان کا بسبب علم کے اور فرق حیوان سے

انسان کو حق تعالی نے بنسبت اور مخلوق کے شرافت بخشی ہی اور لقب انسان ضعیف البنیان کا اشرف المخلوقات فرمایا اور تمغہ علم سے جوہر انسانیت اور کمال آدمیت کا عطا فرمایا اب یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر ایک مخلوق جاندار ذی روح کو حیوان کہتے ہین اور انسان اور دیگر مخلوق مین فرق یہہ ہی کہ اور حیوان مطلق ہین اور انسان حیوان ناطق کہا جاتا ہی اور جب زیور علم سے یہہ آراستگی پاتا ہی اور اخلاق اسکے درست ہوجاتے ہین اوسوقت بیشک یہہ اشرف المخلوقات زینت موجودات ہی اور جو جاہل بیعلم ہی تو مثل بہائم جیسے اور حیوانات ہین ویسی ہی اسکو بھی تصور کرنا چاہیئے جیسا کہ خدا تعالی نے قرآن مجید مین نوین سیپارہ بائیسوین رکوع سورہ اعراف مین ارشاد فرمایا ہی اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِکَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ یعنی وہ لوگ مثل بہائم کے ہین بلکہ زیادہ بہائم سے گمراہ وہ لوگ بیعلم ہین سچ ہی بقول سعدی **مصرعہ** کہ بے علم نتوان خدا را شناخت + اور صفات انسان کامل عرفان خالق محبت خوش اخلاقی ادب بخشش تواضع حق رسانی عیب پوشی ہی اگر غور سے دیکھیئے تو عورتین بالکل ان باتون سے مبرا ہین بلکہ برعکس اسکے خدا فراموشی ناعاقبت اندیشی ناشکری بدخلقی بخل کینہ حسد زود رنجی دل آزاری عیب جوئی نفاق ناحق کوشی فضول خرچی انمین موجود ہی جس گھر مین دو تین عورتین ہوتی ہین تو بسبب اپنی بداخلاقی کے بجز تکرار اور رنج و فساد کے چین سے نہین رہتین

اور ایک دوسرے کی عیب جوایذا رسان اور دل آزار رہتی ہین بلکہ بعضے گہرون مین درمیان مان بیٹیون کے بے لطفی بداخلاقی ہردم کی کاوش رہتی ہی بقول حافظ مصرعہ دختران را ہمہ جنگست و جدل با مادر + اور جہان دس بیس عورتین کسی تقریب شادی وغیرہ مین جمع ہوجاتی ہین تو عجیب فحش اور شور و غل جہگڑے بکھیڑے گلہ شکوہ جنگ جدل برپا کرتی ہین برخلاف مردون کے اگر سیکڑون ایک جلسے مین جمع ہوجائین تو بجز اخلاق اور تواضع کے حرف شکایت بان پر نہین لاتے اور اکثر مقام پر دیکہا جاتا ہی کہ بسبب بداخلاقی عورتون کے بہائی بہائیون مین اور باپ بیٹون مین دشمنی جانی ہوجاتی ہی اور ذرا ذراسی باتون پر اتنا رنج و ملال ہوجاتا ہی کہ مدۃ العمر صفائی اوسکی محال ہوجاتی ہی اب انصاف سے جواب دیجیے کہ عورتین جہالت اور بداخلاقی سے موصوف ہین یا نہین اگر انکو لڑکپن سے نیک صحبت ہو اور پڑہی لکہی ہون تو برائی بہلائی پہچانین اور نیک اخلاق ہوجائین لڑکیون کو لکہانا پڑہانا نیک باتین سکہانا عین مصلحت ہی +

بیان عورتونکی ناقص العقلی کا بوجہہ بیعلمی کے

یہہ بات زبان زد خلائق ہی کہ عورات ناقص العقل ہوتی ہین مگر وجہہ تسمیہ اسکی مفصل دریافت نہین ہوتی عورتین کیا بنی آدم نہین یا اربعہ عناصر سے مرکب نہین یا حواس خمسہ انکے درست نہین یا اعضاے رئیسہ یعنی دل و دماغ و جگر کہ جو محل روح حیوانی و نفسانی و مبدا ہے عقل و ہوش ہی صانع قدرت نے عورتون کو عطا نہین کیے

تہو تی تو فہمایش سے کیا اثر ہوتا **ششم لیلاوتی** رانی راجہ بہوج فرمانرواے ملک اُجین کی بڑی زیرک اور فاضلہ تہی اور صاحب تصنیف تہی چنانچہ اوسنے چند کتابین نظم و نثر کی زبان سنسکرت اور بہاشا مین تصنیف کی ہین چنانچہ ایک کتاب لیلاوتی اوسکے نام سے ابتک مشہور ہی اوسکا علم اور قابلیت دریافت کرنے کو صرف وہی کتاب کافی ہی اور اوسنے بعہد دولت راجہ بہوج شوہر اپنے کے بڑے بڑے پنڈتون بیدانتیون سے بحث اور مناظرہ کیا تہا اور واسطے ترویج علم اور مدارس نسوان کے پیوستہ طلب کیا تہا چنانچہ سب پنڈتون نے لکہہ دیا کہ جس راجا کے راج مین ترویج علم اچہی طرح سے نہو اور عورت اور مرد پڑہاے لکہاے نہ جاوین بلاشک اوس راجا دوش اور الزام ہی کسواسطے کہ ہر ایک باپ کی جز بعیلمی ہی غرضکہ راجہ بہوج نے نہایت خوشی اور آرزو کے ساتہہ بمصارف زر خطیر اپنے ممالک محروسہ اُجین مین جس طرح اب عہد معدلت مہد ہماری شہنشاہ گردون وقار جناب ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا کشورکشاے ممالک انگلستان و ہندوستان دام اللہ ملکہا مین واسطے ترویج علم اور دفع جہالت جملہ رعایا و برایا ذکور و اناث باشندگان ہندوستان کے تمامی ممالک محروسہ بصرف خزائن بیشمار اہالی دولت عمدہ عمدہ تدبیرین فرما رہی ہین مدارس تعلیم نسوان جاری کرائے اور صدہا ہزارہا لڑکیون نے علم حاصل کیا اور لیلاوتی نے باجراے اس کار خیر نیکنامی دارین حاصل کی اور دیکہنے سے تاریخ بہوج پربند کے مفصل حال دریافت ہوسکتا ہی **ہفتم پدماوتی** بیٹی راجا جے پال والی سمد سکہر کی تہی

کہ جو ہندوستان کے راجاؤن مین بڑا ممتاز تھا خوب پڑھی لکھی تھی داستان
اوسکی تاریخ پرتھی راج راسا مین جسے چند برداۓ نامی شاعر نے سمت ۱۱۴۹ مین
لکھا تھا یون مذکور ہی کہ اتفاقاً توتا راجا پرتھی راج فرمانرواے ہندوستان کا دہلی سے
اوڑتا ہوا ملک سمدر سکھر مین وارد ہوکر پدماوتی کے باغ مین پونہچا اور بعد اظہار حال
اور گفتگوے بسیار پدماوتی نے خط اپنے ہاتہہ سے لکھکر اوس توتے کو دیکر
رخصت کیا چنانچہ ایک فقرہ اوس خط کا یہہ ہی
جم رکمن کنہی بری ہم بری ای دلی کے کہنبہ ✥ معنی اسکے یہہ ہین

जिमरुकमिन कनही बरी हम बरिये दिल्ली के खम

یعنی جس طرح سے سری کرشن جیو نے رکمنی جیو کے ساتھہ اپنی شادی کی تھی
اوسی طرح مجھکو تو بیاہ کر لیجا ای دلی کے راجا مفصل اس قصے کا دیکھنے
تواریخ پرتھی راج راسا سے معلوم ہوسکتا ہی اگر پدماوتی پڑھی لکھی نہوتی
تو کیونکر خط لکھتی پوتھی ال کھد سمدر سکھہ ہیمی پدماوتی مین مفصل لکھا ہی ہشتم
ساوتری زن صالحہ جو برہما کی دعا سے ایک راجا کے گھر پیدا ہوئی تھی اور
ستوادمت سین راجا کے فرزند سے جسکی عمر کا فقط ایک برس باقی رہ گیا تھا
بیاہی گئی تھی اگرچہ والدین پہ بدریافت عمر دولہہ کے کہ ایک سال باقی تھا ناگوار ہوا
مگر ساوتری نے کہا کہ ایک پیغام مجھکو بیاہ کا آچکا یہی میرا شوہر ہوا اب دوسرے
شخص کا نام واسطے اپنی شادی کے نسونگی غرضکہ شادی ساوتری کی ساتھہ

فرزند راجادمت سین کے ہو گئی تب ساوتری نے اپنی بدیا سے بڑے بڑے عمدہ
عمل کیئے اور بروز معہود اجل نہایت ہوشیاری سے اپنے شوہر کو ہمراہ لیکر جنگل کو
چلی گئی اور نہایت دانائی سے جان اپنے شوہر کی پنجہ قضا سے بچائی اور صاحب
تاج و تخت ہوئی ایسے کارنمایان بغیر علم کے انسان سے ہونے دشوار ہین یہ تھی
مہابھارت کے ارن پرت مین مفصل حال لکھا ہی **نہم دروپدی**
علم بیدانت شاستر مین بے مثل زمانہ تھی جبکہ چندر نے سوال اپنی شادی کا دروپدی
کے پاس بھیجا تو دروپدی نے اپنی خوش تقریری سے چندر کو خوب منفعل کیا اور
جس وقت سسرمان نے دروپدی کے بیٹون کو قتل کیا تو پانڈون نے چاہا
کہ قصاص اوسکے خون کا سسرمان اور اوسکے ہمراہیون سے لین تو اوس وقت
دروپدی نے ویدانت کی اچھی اچھی باتین پنڈون کو فہمایش کین اور کہا کہ دنیا محض
ناپایدار خواب کا عالم ہی موت و حیات یکسان ہین روح پر کسی طرح کا زوال نہین آتا آخر
ایک روز ہر کسی کی روح جسم سے علیحدہ ہو جانے والی ہی اگر غور کرو تو میرے
بیٹون کو ایسا نقصان نہین پونہچا میرے نزدیک روح قائم ہی مفصل حال اسکا
پوتھی **مہابرت** اور پوتھی **بھگت مال** مین موجود ہی **دہم چندسکھی** بڑی
پارسا صاحب علم بھگوت بھگتی مشہور زمانہ تھی کہ اکثر اوسکی تصنیفات کے پد معبدون
اور مندرون مین گائے جاتے ہین اور ہر پد مین اپنا تخلص لکھا ہی پوتھی
بھگت مال اور دیگر تواریخ مین مفصل حال اس عورت کے علم اور پارسائی کا

لکھا ہی **یازدھم** **کومتی جیو** یہہ عورت بڑی ذی علم اور عاقلہ اور
پارسا علم و فضل مین یکتاے روزگار تھی بسبب بدیا کے اوسنے گیان حاصل کیا اور
بھگوت بھگتی ہوئی اور عجیب عجیب حالات پر کمالات اس عورت سے ظہور مین آئے
بلاشک علم ایک ایسی عمدہ کرامت ہیکہ اسکی برکت سے انسان سب طرح کے کمال
حاصل کرسکتا ہی **دوازدھم** **میران بائی جیو** دختر راجہ میرٹھہ جو
راجا چتور کے فرزند کو بیاہی گئی بڑی صاحب علم عاقلہ فاضلہ فن شاعری مین
یکتاے روزگار تھی بہت پداوسکی تصنیفات کے مندرون اور ٹھاکردوارون مین
پوجا کے وقت گاے جاتے ہین عجیب کلام دردآمیز سرور انگیز ہی بسبب کمال علم
ایسا گیان حاصل کیا کہ گردھر لال کی محبت مین ترک تعلقات ظاہری کرکے چتور سے واکا
کی سکونت اختیار کی اور عالم از خود فراموشی کا حاصل کرکے محو در محو ہوگئی یہہ بائی
عہد اکبر شاہ بادشاہ مین موجود تھی حال مفصل اسکا پوتھی **بھگت مال** مین مرقوم ہی
ایک مصرعہ اخیر مقطع کا جو اوسکی تصنیف سے ہی لکھا جاتا ہی واسطے دریافت علم اور قابلیت کے کافی ہی
مصرعہ میران کے پربھو گردھر ناگر گل بچھڑن نہین کیجے۔

मीरां के प्रभु गिरधर नागर गल बिछुरन नहीं कीजे ॥

سیزدھم ایک عورت کہاری کتاب **شنکر سامی** مین یہہ حکایت
لکھی ہی کہ سمت ۵۶۰ مین ایک کہاری سے جو کنوئین پر پانی بھرتی تھی **شنکر سوامی**
نے پوچھا کہ **مندن مشر** کا گھر کہان ہی اوس وقت اوس کہاری نے یہہ اشلوک

تصنیف کیا واہ اوسوقت مین کہا ریان بہی ایسی ایسی علمیت اور لیاقت رکھتی تہین

सुथ परमारीं पिरथ परमारीं सुष अंगना चतुरबिचार

اشلوک ستہ پرمارن پرتہہ پرمارن سکہ انگنا چتر بچار یعنی جس جگہہ

تو تااور مینا پڑہتی ہین فقط یہہ معنی ہین اسکے +

فصل تیسری خواندہ ہونا عورات اہل اسلام کا کتب تواریخ و قرآن اور احادیث سے ثابت ہی

بہت مسلمان ایسے ہین کہ لڑکیون کا پڑہانا معیوب جانتے ہین اور بعض لوگ ایسا بہی فرماتے ہین کہ لڑکیون کے پڑہانے کا کہین قرآن و حدیث مین ذکر نہین آیا سبحان اللہ کیا خوب بات ہی کہ ہم تو عورتون کی حمق اور جہالت کے شاکی تہے یہان مردون کا یہہ حال ہی کس کس کی جہالت کا جواب دیا جاے بقول میر دل کو روؤن و یا جگر کو میر + مجھکو دونون سے آشنائی تہی + بہرصورت بندگان خدا کو نفع اور ضرر سے آگاہ کرنا موجب سعادت دوجہان اور باعث خوشنودی اپنی گورنمنٹ کا سمجھکر بمصداق اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ لکہتا ہون کہ جتنے پیغمبر مرسل حضرت آدم سے لیکر حضرت پیغمبر آخرالزمان تک سبکی امتون پر خداے تعالی نے حاصل کرنا علم کا جسکے بغیر وحدانیت خدا اور رسالت رسول کی نشان دریافت نہین کرسکتا فرض عین کیا اور جبتک توحید نہ جانیگا مسلمان نہوگا خدا کو کیونکر پہچانیگا سب عورت و مرد پر یہہ حکم برابر ہی معلوم ہوا کہ حق تعالی نے انسان کو عزت بسبب جاننے توحید کے عطا کی چنانچہ

زبور مین جو حضرت داود کو عنایت ہوئی فرمایا کہ ای بنی آدم ہمنے بنایا سب کچھہ واسطے تیرے اور بنایا تجھکو واسطے اپنے صاف مطلب یہہ ہی کہ انسان علم حاصل کرے اور خدا کو پہچانے اور دنیا کی چیزون سے متمتع ہو حاصل کلام انسان کی فضیلت بسبب حاصل کرنے علم کے ہی جیساکہ قرآن مجید مین خدا ے تعالی فرماتا ہی پارہ انتیس ۲۹ سورہ مجادلہ کے دوسرے رکوع مین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَکُمْ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ترجمہ ای ایمان والو جب تمکو کہے کہ کھل بیٹھو مجلسون مین تو کھل جاو اللہ کشادگی دے تمکو اور جب کہے اوٹھہ کھڑے ہو تو اوٹھہ کھڑے ہو اللہ اونچا کرے ایمان والونکو تم مین سے اور جنکو علم دیا گیا ہی بڑے درجے اور اللہ جو کرتے ہو خبردار ہی اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فرمایا حضرت نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر سب مسلمان مردون اور عورتون کے اور یہہ بھی فرمایا آنحضرت نے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ اعنی ای لوگون تم علم سیکھو اگرچہ چین مین ہو اس جگہہ چین سے مراد ہی ملک بعید المسافت اور شیخ سعدی نے پندنامہ مین لکھا ہی ابیات بنی آدم از علم یابد کمال * نہ از حشمت وجاہ ومال ومنال * چو شمع از پئے علم باید گداخت * کہ بے علم نتوان خدا را شناخت طلب کردن علم شد بر تو فرض * دگر واجبست از پیش قطع ارض * اور مولانا ے

روح لکھتے ہین ے خاتم ملک سلیمانست علم + جملہ عالم صورت وجانست علم +
آدم خاکی زحق آموخت علم + تا بہفتم آسمان افروخت علم + جمیع علماے سیر کا
اتفاق ہی کہ تمامی ازواج اور بنات جملہ انبیا علیہ السلام مین جو بزرگی اور توقیر
جناب سیدۃ النسا حضرت ام المومنین بی بی فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہی وہ کسی اور بی بی کو نہین جاے غور ہی کہ وہ بی بی زکیہ عالمہ فاضلہ تہین چنانچہ
واسطے دور ہونے وہم اس اون صاحبون کے جو لکھنا پڑہنا لڑکیون کا خلاف
مذہب جانتے ہین لکھا جاتا ہی اول حضرت بی بی **فاطمہ زہرا** سیدۃ النسا بنت
رسول اللہ زوجہ حضرت علی مرتضی پڑہی لکہی ہی فاضلہ تہین چنانچہ بعد وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنے پدر بزرگوار کے اسقدر غمگین وملول خاطر ہوئین کہ جب تک
زندہ رہین رویا کین اور اوسی حالت مین ایک مرثیہ ستر شعر کا تصنیف فرمایا چنانچہ کچھ شعر
اوسکے کتاب شرح ملامین جو کافیہ کی شرح ہی لکھے ہین دو شعر واسطے تصدیق بیان کے
لکھے جاتے ہین **شعر** صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن
لیالیا + ٹوٹ پڑین مجھپر وہ مصیبتین کہ اگر وہ دنون پر ٹوٹ پڑتین تو راتین ہو جاتے
وہ دن سهل علی من یشم تربۃ احمد + الا یشم مدی الزمان غوالیا
سہل ہی اوسپر جو سونگھے مٹی قبر مبارک احمد کو یہہ کہ نہ سونگھے مدتون خوشبو کو آپ غور
کرنا چاہیے کہ جب تک کمال علم کا اور واقفیت قواعد تقطیع شعر اور عروض وقافیہ کی نہین
ہوتی شعر کہنا نہایت دشوار ہوتا ہی بلکہ غیر ممکن ہی جہ جاے ایسے شعر آبدار مسلمان لڑکیون

کی تعلیم انکے واسطے فقط یہی نظیر کافی ہوسکتی ہی **دوم** اُمّ المومنین بی بی حضرت
عایشہ صدیقہ زوجہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دختر حضرت ابی بکر صدیق پڑہی
لکھی عالمہ فاضلہ تہین ہزارون حدیثون کی اون سے روایت ہی لوگ اوس وقت کے اکثر
حضرت ام المومنین سے آکر صحت احادیث کرتے تہے چنانچہ اونہون نے کچہہ
اشعار قصیدہ کے حضرت کی تعریف اور منقبت مین تصنیف کیئے ہین کیفیت اوسکی
مولنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب **سوانح الکتب** کہ جو اونکی تصنیف
سے زبان عربی مین ہی لکھی ہی اوسکا ترجمہ تالیف غوث مین موجود ہی منجملہ اوسکے
دو شعر اوسکے لکھے جاتے ہین **شعر** ولو سمعوا فی مصر اوصاف خدہ
لما بذلوا فی سوم یوسف من نقدی * لواحی زلیخا لو راین جبینہ *
لآثرن بالقطع القلوب علی الایدی **سوم** اُمّ المومنین بی بی حضرت
خدیجۃ الکبری زوجہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہی لکھی عالمہ فاضلہ یکتاے
عصر تہین کتاب **توریت** مین حال حضرت رسول اللہ کا جب خود بصفات متذکرہ
کتاب مذکور لکہا دیکھا تو حضرت پر ایمان لائین اور حضرت کے نکاح مین آئین اور بڑی
مالدار تاجرہ تہین دولت سب انتہائی فی سبیل اللہ حضرت کے ساتھہ نکاح کی خوشی مین
تقسیم کردی **چہارم** بی بی آسیہ زوجہ فرعون پڑہی لکھی عالمہ فاضلہ تہین جنہون نے
حال پیغمبری حضرت موسی کا از روے علم کتاب کے دریافت کیا اور حضرت موسی
کو پرورش کیا اور انواع واقسام کفالت اور حمایت حضرت موسی کی فرعون سے

کہ دشمن جانی موسیٰ کا تہا کرتی رہین کتب تواریخ مین یہہ حال مفصّل مرقوم ہی جسکو منظور ہو دیکہہ لے **پنجم** زبیدہ خاتون کسی ایک خلیفۂ عبّاسیہ کی تہین خوب لکہی پڑہی عالمہ فاضلہ تہین چنانچہ ایک قصہ عجیب و غریب جوانکے عہد دولت مین ہوا خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک شخص نے جہوٹا دعوی اپنے عاشق ہونیکا نسبت بی بی زبیدہ کے کیا جب زبیدہ خاتون نے اوسکو لالچ زر نقد کا دیا اور کہا کہ یہہ دینار و درم مجہسے لے اور اپنے دعوی عشق سے باز آ تب وہ عاشق کاذب مال و زر پر نظر کرکے دعوی عشق سے درگذرا اوس وقت خاتون نے بجرم دعوی خلاف اوس کاذب کی نسبت حکم قتل کا دیا تہا کتاب اخبار الاخیار اور سلک السلوک مین مفصّل لکہا ہی واسطے دریافت استعداد علمیت زبیدہ کے یہہ نقل کافی ہی جو صاحب چاہین دیکہہ لین **ششم** رضیہ سلطان بیگم دختر بادشاہ شمس الدین التمش نہایت دانشمند اور ہوشیار پڑہی لکہی ایسی لائقہ اور زیرک تہی کہ بعد وفات شمس الدین التمش کے رکن الدین فیروز شاہ اوسکا بیٹا تخت نشین ہندوستان ہوا اور جب کام سلطنت کا اوس سے انجام نہو سکا تب بعد عرصے سات مہینے کے تمامی خیرخواہان ارکین سلطنت نے رکن الدین کو تخت پر سے اوتار کر اوسکی بہن رضیہ سلطان بیگم کو تخت نشین کیا اور اس عورت نے خوب عدل و انصاف سے چار سال تک یعنی سنہ ۶۳۶ع لغایت سنہ ۶۳۹ع تک داد سلطنت دی خود تخت پر جلوس کرتی اور ہر مظلوم اور مستغیث کی فریاد سنتی اور اپنی عدالت سے کسی ادنی غریب پر ظلم کسی ظالم کا نہونے دیتی کہ جسکی سلطنت اور حکومت

آج تک یادگار زمانہ ہی اگر یہہ عورت باعلم نہوتی تو اہالی سلطنت کیون اپنا بادشاہ
بنلاتے ہ**ہفتم** بی بی فاطمہ سام بڑی صالحہ اور فاضلہ اولیاے روزگار سے
تھین حال اونکی علمیت اور ولایت اور قابلیت کا ملفوظات سلطان المشائخ حضرت
نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ مین مفصّل لکھا ہی بابا فرید الدین گنجشکر نے اونکو مرد بصورت
عورت فرمایا ہی چنانچہ ایک شعر اونکا واسطے صداقت بیان کے جو کتاب اخبار الاخیار
مین دیکھا لکھا جاتا ہی یہی واسطے دریافت استعداد کے کافی ہی **فرد**
ہم عشق طلب کنی وہم جان خواہی ✤ ہر دو طلبی ولی میسر نشود ہ**ہشتم** بی بی نجم النسا
تخلص عصمت یہہ عورت زمانۂ بابر بادشاہ مین موجود تھین بی بی نہایت ذی استعداد
عربی فارسی مین اور فن شاعری مین خوب استعداد رکھتی تھین چنانچہ ایک مطلع اونکا
بطور نمونہ کے یہان لکھتا ہون **مطلع** کنون کہ باد صبا مشکبار میگذرد ✤ دریغ
عمر کہ بے وصل یار میگذرد ✤ ۹ **نہم** نورجہان بیگم زوجۂ ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ یہہ
بھی بڑی ذی استعداد عورت تھی مفصّل حال انکی علمیت اور قابلیت کا تاریخ جہانگیری ورکتاب
بہار گلشن مین لکھا ہی ایک شعر اونکی تصنیفات بدیہہ کا واسطے اظہار حال استعداد قلمبند
کیا جاتا ہی ✤ **شعر** نورجہان گرچہ بصورت زنست ✤ درصف مردان زن شیر افگن است ✤
۱۰ **دہم** **زیب النسا** تخلص مخفی دختر ابو المظفر محی الدین عالمگیر شاہ بھی عالمہ فاضلہ اور صاحب
دیوان فارسی تھی چند اشعار اونکے یہان لکھے جاتے ہین **اشعار** بوسہ بر لعل مخطط
زدہ ام ✤ مہر خاتمہ خط زدہ ام ✤ غنے تا ن نویسم **مخفی** ✤ خامہ را بار دگر قط زدہ ام

ولہ جنونم میزند بر سر وطن ویرانہ میخواہم ✦ ازین ناحق شناسان خویش را بیگانہ میسازم ✦

ای صاحبو اس جگہہ مقام غور ہی کہ عالمگیر سا پادشاہ متشرع کہ جسنے اپنے عہد دولت مین فتاوے عالمگیری کہ مستند جمہور علماے ہند و ولایت ہی باہم بحث اور مناظرہ کرا مرتب کرائی اگر تعلیم نسوان شرعًا یا رواجًا کسی طرح نادرست ہوتی تو ایسا پادشاہ متقی اپنی دختر کو نہ پڑہواتا یا زدہم بی بی اولیا یہہ بی بی عالمہ فاضلہ عہد سلطان محمد تغلق شاہ پادشاہ مین موجود تہیں اور پادشاہ بڑا معتقد اونکے فضل اور کمال کا تہا کتاب اخبار الاخیار سے ثابت ہی اور علاوہ اسکے اور بہت عورتین جیسا کہ والدہ حضرت بابا فرید الدین اور بی بی زلیخا والدہ حضرت نظام الدین پڑہی لکہی تہین بسبب خیال طوالت کتاب کے حال اونکا نہین لکہا گیا ✦

فصل چوتہی در بیان اسکے کہ ترویج تعلیم نسوان کے لیئے کیا کیا تدبیرین کرنا چاہئین

اب جاننا چاہیئے کہ ملک ہندوستان مین واسطے ترقی ترویج تعلیم نسوان کے کون کون سی تدبیرین اور کیا کیا تجویزین بہتر اور مناسب ہین کہ جنکے وسیلے سے تحریص و ترغیب مکاتب نسوان عمل مین لائی جاوے **دفعہ اول** تحریک و ترغیب تعلیم نسوان اسطور پر چاہیئے کہ ہر ایک شہر اور قصبے مین ہر محلّے کے ممتاز لوگ میر محلہ مثل چودہری زمیندار رئیس عہدہ دار اپنی قوم کے سرگروہ اشراف پڑہے لکہے

مُسن یعنی جو لوگ معزز اور معقول عمر رسیدہ ہون دو دو خواہ تین تین یا زیادہ بطور پنچ کے واسطے تحریک و ترغیب کے ممبر مکاتب نسوان کے ہر محلے مین تجویز کیئے جاوین **دفعہ دوسری** ہر مہینے مین جملہ ممبران محلہ ہاے شہر و قصبہ کسی خاص جگہہ پر جہان جلسہ خاص و عام ہو جمع ہو کر مجلس مقرر کرین اور نیز گاہے گاہے حکام عہدہ دار بھی رونق بخش اوس جلسے کے ہوا کرین اور ممبران تحریک مکاتب نسوان حال اپنی کوشش و ترغیب کا ظاہر کیا کرین اور حکام کی جانب سے واسطے فراہمی ایک مقدار طلبہ کے وعدہ خوشنودی اور سرفرازی کا ممبرون سے علی قدر مراتب ہوا کرے خواہ بعنایت فرمائی انعام یا عطاے پروانجات نیکنامی کہ جس سے ترقی طلبہ و فراخی حوصلہ ممبران دربارہ کوشش ترقی مکاتب روز بروز ظہور مین آوے **دفعہ تیسری** صاحبان ممبر جو ہر ایک محلے مین تجویز کیے جاوین اونکو چاہیئے کہ اپنے اپنے محلون مین روبرو ہر خاص و عام ساکنان محلہ ایک روز تاریخ معہود پر ہر ہفتہ خواہ دوسرے ہفتے مین خواہ ایک مہینے مین ایک جلسہ مقرر کر کے تحریص و ترغیب پڑہانے لڑکیون کی اور فوائد تعلیم اور مضرت بےعلمی کی اس طرح سے کہ ناگوار خاطر حضار نہو بکمال نرمی اور خوش اخلاقی سے بیان کیا کرین **دفعہ چوتھی** ممبران محلہ کو چاہیئے کہ بتاریخ معہودہ جلسہ اپنے محلے خواہ دوسرے محلے کے باشندون کو شریک جلسہ کر لیا کرین اور اپنے ہم قوم اور باشندگان محلہ بکمال نرمی حسن و قبح تعلیم کا بطور وعظ مع کسی قدر عبارت اس کتاب کے اور

نیز ذکر خوشنودی گورنمنٹ کے دربارہ ترویج تعلیم نسوان بیان کیا کرین **دفعہ پانچوین**

ہر محلے مین ممبران محلہ کوئی مکان حفاظت اور پردہ کا کہ جو کسی غیر دار محلہ کے گھر سے متصل ہو واسطے مکتب کے تجویز کرین اور وہ مکان جو واسطے مکتب کے مقرر کیا جائے متصل شاہراہ یا گذرگاہ کے نہو اور کوئی بدوضع چالاک بدمعاش یا کوئی ملپ جسے گانے والی عورت مثل طوائف و خانگی یا مشاطہ قریب مکان مکتب کے نرہتی ہو **دفعہ چھٹی** اور ممانعت ہو کہ کوئی بدوضع آدمی بآواز بلند گیت یا کچھ فحش بکنا کہ جسکی آواز مکتب مین جاوے نہ نکلے اور اگر عمداً کوئی ایسی حرکت کرے تو پولیس سے کچھ اعانت ملا کرے اور کچھ تدارک خفیف واسطے انسداد ایسے اشخاص بدوضع کے جاری ہو **دفعہ ساتوین** ایک مسن نیکبخت سپاہی اوسی محلے کا باشندہ واسطے نگہبانی مکتب کے مقرر رہے اور ایک نیکبخت بوڑھیا اشراف کہ جو باہر نکلتی ہو واسطے لانے اور پہونچانے لڑکیون اور خبرگیری ضروری مثل پانی پلانے وغیرہ کے مقرر ہو **دفعہ آٹھوین** اور وہ کتابین کہ جنکا مضمون آداب اخلاق اور خوبی علم اور مذمت جہالت مین ہو اور نیز حساب سیاق ہندسہ و انتظام خانہ داری حقوق بزرگان مین ہو اون طلبہ کو پڑہائی جاوین **دفعہ نوین** اور ایسے مضمون کی کتاب جیسے کہ مثنوی میر حسن یا قصہ لیلی مجنون یا شیرین فرہاد ایجاد شعرائے لکھنو وغیرہ ہی طلبہ کو ہرگز نہ پڑہائی جاوے بلکہ اس قسم کی کتابین از قسم ممنوعات مدارس تصور کیجاوین **دفعہ دسوین** اور اسقدر لحاظ نرمی اور رعایت اور سلوک اور اطمینان حیا اور پردہ کا نسبت لڑکیون کے

ملحوظ رہے کہ کسی طرح کا خطرہ اونکی حرمت مین نہ آنے پاوے کہ جو موجب ناخوشی
والدین طالبات ہو **دفعہ گیارہوین** واسطے تعلیم کے اگر بڑی عمر عورات
دستیاب ہون تو نہایت مناسب ہی تاکہ بصورت ضرورت وہ روبرو ممبران مکاتب یا
کسی اہلکار وغیرہ سے آ سکے اگر مسن معلمہ میسر نہو تو جوان نیکبخت عورت کا ہونا چاہیے
اگر مسن مرد معلم ہون تو بھی مضائقہ نہین **دفعہ بارہوین** بعضی لڑکیان زیادہ عمر
کی جو داخل مدرسہ ہون اور بسبب پردے کے باہر نہ نکلتی ہون تو ممبران مکتب کچھہ
تجویز سواری ڈولی وغیرہ کی جو مناسب وقت سمجھین واسطے لیجانے اور لے آنے کے
کردین **دفعہ تیرہوین** جو لڑکیان محتاجون کی لاوارث داخل مکتب ہون اونکے
واسطے اسقدر وظیفہ تجویز ہونا مناسب ہی کہ وہ لباس اور خوراک سے اطمینان حاصل
کرین **دفعہ چودہوین** اور جماعت طالبہ ہر قوم و مذہب کی علیحدہ علیحدہ ہون
یعنی ہندو لڑکیان علیحدہ مسلمان لڑکیان علیحدہ اور حتی المقدور معلمہ اور معلم اور چپراسی
اور خادمہ کا بھی اوسی مذہب و محلہ کا ہونا مناسب ہی تاکہ کسی طرح کا لوگ شک زوال
رسم مذہب مین نہ لاوین اور جاہل معترض نہون کس لیئے کہ بسبب جہالت کے عورتین
وسواس زیادہ کرتی ہین **دفعہ پندرہوین** اور دو شخص اہلکار سرکار خواہ رئیس نہایت
معزز و ممتاز نیکنام و مسن منجملہ اونکے ایک قوم ہنود سے اور ایک اہل اسلام سے
کہ جنکا اعتبار اور وقار خوب نزدیک رعایا اور حکام کے پایا جاوے بطور افسران مکاتب
نسوان کے تجویز کیے جاوین ہر دو افسر اپنی اپنی قوم و مذہب کے طلبا کا باتفاق

یا علحیدہ علحیدہ بشرط منظوری ممبران محلہ کے امتحان لڑکیون کا لیا کرین **دفعہ ١٦ سولھوین** کوئی حاکم یا اہلکار یا رئیس جوان عمر داخل مدرسہ نہون البتہ جو لڑکیان بہت کم عمر ہون اونکو روبرو بلا کر اونکا سبق سنکر شاباش و آفرین کہنا واسطے تالیف و ترقی شوق کے مناسب ہی **دفعہ ١٧ سترہوین** اور بعد امتحان لڑکیون کے ہر مہینے خواہ دوسرے مہینے روبرو افسران موصوف بطور انعام کچھہ لباس خواہ تمغہ خواہ کچھہ زیور کہ جو ہندوستانی لڑکیون کو کمال مرغوب ہوتا ہی خواہ کچھہ میوہ موسم کا گورمنٹ سے عنایت ہوا کرے **دفعہ ١٨ اٹھارہ** اوجو جو ممبران مکاتب و دیگر اشخاص و عام مکاتب شہر اور قصبات تحریک و تحریص و ترقی مکاتب نسوان مین کوشش کرین چاہیے کہ اسناد تحریری حکام کی جانب سے مشعر تحسین و آفرین اونکو دی جاوین کہ جس سے اونکے حوصلے زیادہ ہون **دفعہ ١٩ اونیسوین** ایسے مصارف خیر مین کہ بنیاد ہر خیر کی ہی واسطے انصرام اور اجراے کار مکاتب جمیع جاگیرداران و متمولان علی قدر مقدور بطور مصارف خیر بطور چندہ کچھہ کچھہ تجویز کرین اور نیز گورمنٹ سے امداد ہونا ضرور ہی تاکہ مصارف تنخواہ ملازمان مکاتب اور تجویز مکان مدارس و کتب و وظیفہ و انعام طلبا وغیرہ کو مکتفی ہو **دفعہ ٢٠ بیسوین** جو لوگ شہر اور قصبات کے لینے اپنے محلون مین اور قوم مین ایسے ممتاز ہون کہ اونکی اوس محلے والے متابعت کرتے ہون تو مناسب ہی کہ مدرسہ نسوان اونکے مکان مین تجویز ہو یہہ تدبیر واسطے تالیف قلوب عوام کے بشرط اتفاق راے ممبران کے بہت مناسب ہوگی اس لیئے کہ اس ملک کے

لوگ اپنی عورتون اور لڑکیون کو اپنے محلے کے عزتدار کے گھر مین بھیجنا معیوب نہین جانتے **دفعہ اکیسوین**[۲۱] جو لوگ بسبب خیرخواہی اور وفاداری گورنمنٹ بابت ایام مفسدہ کے صاحب جاگیر جایداد اور معزز ہین اس امر خیر مین کہ موجب کمال خوشنودی گورنمنٹ کا ہے اپنے ہمسایہ اور قوم اور تابعدارون کی لڑکیون کو اپنے اعتبار اور اختیار سے داخل مدرسہ کرائین کس واسطے کہ وہ لوگ خوگر خیرخواہی اور ذائقہ چش انعام خیرخواہی ہین **دفعہ بائیسوین**[۲۲] ہر مہینے مین بعد امتحان طلبا کا ایک نقشہ کہ جس مین کیفیت امتحان طلبا و نام و قومیت مع کارگزاری ممبران و تعداد طلبا لکھی ہو بدستخط ممبران مکتب محلہ پاس افسران مہتمم مکاتب بھیجا جایا کرے اور سررشتہ صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی سے احکام خوشنودی مزاج نسبت کارگزاران ترقی طلبا جاری ہوا کرین **دفعہ تئیسوین**[۲۳] اور انتظام ترویج مکاتب دیہات اس صورت پر عمل مین لایا جاوے کہ جو لوگ بڑے بڑے زمیندار مالگزار نمبردار تعلقہ دار ہین جلسون مین بلوائے جایا کرین اور حکام عالیمقام اپنی زبان مبارک سے ذکر خوشنودی گورنمنٹ کا درباب ترویج مکاتب نسوان فرمایا کرین ٭ **دفعہ چوبیسوین**[۲۴] تعلقہ دارون کو چاہیئے کہ بامید خوشنودی گورنمنٹ اپنے دیہات زمینداری اور مالگزاری مین باتفاق کارندہ و پٹواری و مقدم و شرفا سب رعایا کو دربارہ ترویج مکاتب نسوان تحریص و ترغیب دین اور اپنی اپنی خوشنودی اس کار نیک کے لئے ان سے ظاہر کرین جیساکہ واسطے ترقی چین اور ترددکے

کوشش عمل مین لاتے ہین اور رعایا قبول و منظور کرتی ہی اور رعایاے دیہات
اپنے اپنے زمیندارون کا کہا ہمیشہ قبول کرتی ہی **دفعہ پچیسوین**[۲۵] اور ہر ایک موضع
مین ایک ایک مدرسہ تعلیم نسوان کا وسط گانون ہاین یا یہان یا دیگر کسی عزتدار کے
مکان مین تجویز ہو **دفعہ چھبیسوین**[۲۶] اور واسطے اس تجویز کے جو بہلے آدمی معزز
دیہہ مین رہتے ہون اون مین سے دو تین شخص اور یہان پٹواری بہی شامل ہوکر
پنچ بطور ممبران محلہ ہاے شہر حسب تجویز زمیندار مقرر ہون **دفعہ ستائیسوین**[۲۷]
اور جو لوگ ساکنان دیہات اپنی لڑکیون کو مدرسہ مین داخل کرین زمیندار اور پٹواری
اور مقدم وغیرہ بہت نرمی سے کے ساتھہ اپنی خوشی اور رضامندی اور خوشنودی کو ر[ممنت]
اون پر ظاہر کرین کہ جس سے تالیف قلوب عوام اور ترقی طلبا ہو **دفعہ اٹھائیسوین**[۲۸]
بعض بعض دیہات مین کوئی کوئی پنڈت یا کوئی بہلا آدمی یا ملاے خواندہ ہا کرتا ہی
زمیندار بہ تجویز ممبران مکتب دیہہ جس شخص کو ان مین سے لائق پڑہانے کے مناسب
سمجھین مدرس تجویز کرین **دفعہ اونتیسوین**[۲۹] اور جس گانون مین کوئی شخص خواندہ
نہو تو چاہیے کہ یہہ کام تعلق پٹواری کے رہے کہ وہ ملازم سرکاری براے چندے
کام مکتب نسوان کا لیوے کس واسطے کہ اس کار خیر جسمین بہلائی عوام اور خوشنودی
حکام ہی پٹواریون سے کہ پڑہے لکہے ہوشیار رہتے ہین کچہہ مدد لینی دشوار نہین
اور پٹواری یہہ بہی خوب سمجھین کہ اونکی محنت حاکمونکی قدردانی سے ضائع نہوگی بلکہ
اسکے نیکنامی پاوینگے **دفعہ تیسوین** پٹواری کو چاہیے کہ نگرانی مدرسہ اپنے

ذمے نہ سمجھین بلکہ دو چار مہینے کے واسطے اپنے ذمے جانین اور یہہ بھی لازم جانین کہ جو شخص بھلا آدمی یا کوئی ہوشیار ذہین لڑکی ہو وہ معلمہ کیجاے اور جہان ایسا ممکن نہو دیگر دیہہ و قصبہ وغیرہ سے تلاش ہوکر تجویز کیا جاوے **دفعہ اکتیسوین** اور ہر مہینے مین ایکبار امتحان لڑکیون کا روبرو ممبران مکتب دیہہ ہوا کرے اوسوقت کوئی میوہ یا شیرینی یا دو پٹے رنگین یا چوڑیان یا بندیا وغیرہ جو دیہات کی لڑکیون کو ازبس مرغوب ہوتی ہین بطور انعام دی جاوین **دفعہ بتیسوین** اور ایک نقشہ بقید تعداد طلبا و قومیت و کیفیت امتحان بقید تاریخ و ماہ و سال مع کیفیت کارگزاری ممبران مکتب دیہہ بدستخط زمیندار و پٹواری ہر مہینے مین معرفت تحصیلدار بحضور حکام میونسپل کمیٹی آیا کرے **دفعہ تینتیسوین** اور ممبران مکتب باتفاق راے زمیندار دربارہ مصارف یعنی تنخواہ مدرس کچھہ مناسب تجویز کرین اور کوئی مناسب فکر کر کے بحضور حکام کمیٹی عرض کرین اور گورنمنٹ سے بھی دربارہ اس مصارف کے مدد فرمانا مناسب ہی **دفعہ چونتیسوین** اور جمیع حکام انگریز بہادر حکام ہندوستانی و جملہ اہلکاران و ملازمان ماتحت اپنے اور اپنے ملازمان نج سے خوشنودی مزاج اپنے کی دربارہ ترویج تعلیم نسوان کے وقتاً فوقتاً ظاہر کیا کرین اور گاہ گاہے استفسار اس بات کا بھی اون اشخاص سے جو خاص تابعدار خواہ ملازم ہون ضرور فرماتے رہین کہ کس کس شخص نے تم لوگون مین سے لڑکیان واسطے تعلیم کے داخل مکاتب کین یا کسی اپنے ہمسایہ یا ہمقوم یا ملازم تمھارے نے تمھاری کوشش اور فہمایش

سے لڑکی داخل مدرسہ کی جب کوئی اہلکار یا ملازم داخل کرنا لڑکیون کا بیان کرے
تو وہ شخص مورد تحسین و آفرین کا فرمایا جاوے کہ واسطے تحریص و تالیف قلوب کے
فرمانا آقاے نعمت کا اپنے تابعدار سے ہر کام کا مین تجربہ کیا گیا ہی کہ اثر تمام
رکہتا ہی **دفعہ پینتیسوین** ۳۵ راقم کتاب ہذا مدت سالہا سال سیر و سفر مین رہا اور کیفیت
حال بعض بعض جاگیرداران راجپوتانہ مثل کوٹہ و بوندی و الور و ہجارا و بیکانیر
و اودیپور و جودہپور و جی پور و ٹونک وغیرہ و نیز حال رعایا اوس طرف کا بھی
بچشم خود اچہی طرح دیکہا تو رواج تعلیم نسوان تو کیا رواج تعلیم اطفال بھی وہان خوب
طرح نہ پایا ہماری سرکار گردون وقار نے جو تجاویز اور تدابیر واسطے بہتری اور رفاہ
باشندگان اپنی رعایا کے جاری فرمائین واسطے جملہ رعایاے راجگان و رئیسان
کے کہ جو دلی دوستدار اور خیر خواہ اور وفادار سرکار انگلشیہ کے ہین دربارہ ترویج
اس کار خیر کے دوستانہ بذریعہ اس کتاب مفید خلائق کے مضمون سے اطلاع
فرمائی جاوے تاکہ رعایا دوستدارون کی بھی محروم نہ رہے **حدیث مین**
وارد ہی کہ نیک وہ شخص ہی جو بہت لوگون کو نفع پونہچاوے اور فائدہ علم کا
ایسا ہی کہ جس سے بہتری دنیا اور دین کی حاصل ہوتی ہی **دفعہ چہتیسوین** ۳۶ اور جو جو
تدابیر اور تجاویز دربارہ ترویج تعلیم نسوان ۱۸۶۴ع مین صاحبان میونسپل کمیٹی ضلع بریلی
کی پیشگاہ سے جاری ہو کر اثر پذیر ہوئین ہین بعض تدابیر کا اون مین سے بھی شامل
تجویز ہذا ہونا مناسب ہی +

گذارش مصنّف

بخدمت جمیع باشندگان ملک ہندوستان یہہ التماس ہی یہہ سبب پر روشن
ہی کہ تمامی زوال سلطنت سلاطین ماضیہ ہندوستان کا اور نکمہ ہونا فوج کا اور بربادی
رعایا کی صرف بسبب بیعلمی اور جہالت ذکور و اناث اہل ہند کے ہوئی اور کتب تواریخ سے
ظاہر ہی کہ بنیاد تمامی شر و فساد کی بیعلمی اور نادانی ہی اور علم سے عورتون کو راحتین
اور اطمینان قلبی حاصل ہوتے ہین اور چونکہ جواز لکھنے پڑہنے عورتون کا اب بموجب
دہرم شاستر کے مذہب ہنود مین اور مطابق آیت اور حدیث کے مسلمانون مین
اور قواعد تجویز مکاتب نسوان کا شہر و اطراف مین بخوبی اور بتصریح تمام سب صاحبون پر
واضح ہوا تو اب انصاف اور حق شناسی اور حق کوشی مقتضی اسبات کی ہی کہ ایسے
کار خیر کے اجرا مین سب صاحب باشندگان ہندوستان ہنود و مسلمان کمر ہمت کی
چست باندہین اور ناسمجہہ لوگون کو نفع علم اور ضرر بیعلمی سے آگاہ کرین اور قطع نظر
ان سب باتون کے ہر ملت و مذہب مین بدل تابعداری اور فرمانبرداری بادشاہ
وقت کی ہر ایک رعایا پر واجب ہی جیسا کہ پوتہی اجنبیت مین لکہا ہی کہ پرجا سکہہ چاہے
تو اپنے راجا کو راضی رکہے اور خدائے تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہی کہ
اَطِیعُوا اللہ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم یعنی تابعداری کرو خدا
کی اور رسول کی اور جو تم مین سے حاکم ہو تو اب بقول شخصے ایک اور ایک گیارہ

یعنی ایک تو اس ترویج تعلیم نسوان مین دور ہونا جہالت کا اور رائج ہونا تعلیم عورتونکا
جو مطابق احکام مذہبی سب رعایا کے ہی دوسرے حاصل ہونا رضامندی اور خوشنودی
اپنی شہنشاہ ملکہ معظمہ دام اللہ ملکہا وحشمتہا کا اور باعث خوشنودی تمام اہالیان دولت
خصوص جناب بندگان ذی شان نواب مستطاب معلی القاب عالم پناہ کیوان بارگاہ
موجد قواعد بہبود و رفاہ فلک رفعت خورشید منزلت سکندر شوکت عدالت گستر رعیت پرور
قدر شناس اہل جوہر جناب نواب مستر ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک
مغربی و شمالی دام اللہ اقبالہم واجلالہم متصور ہی تو لازم ہوا کہ بدل و جان ہندو و مسلمان
ترویج تعلیم مکاتب نسوان مین حتی الوسع متوجہ ہوکر بخوبی تمام رواج دین اور جو صاحب کہ
بسبب تعلیم علم انگریزی کے اپنی اولاد کے پڑہنے لکہنے سے آگاہ ہوگئے ہین اور اونکی
اولاد جو بافضال الٰہی اب برسر کار باعزو وقار ہین واسطے ترویج تعلیم نسوان کے مصروف
ہوجاوین اور جن صاحبون کو بسبب وسوسہ اس باطل کے انکار رہا اور انجام کار اونکی اولاد
علم سے محروم رہے اور اونکو افسوس و حسرت حاصل ہوئے اب چاہیے کہ واسطے
دور ہونے اوس حسرت و اندوہ کے اپنی اولاد کی تعلیم مین مصروف ہوجاوین بقول شخصے
صبح کا بہولا اگر شام کو آوے تو اوسکو بہولا نہین کہتے ہین اور جہانتک خاص و عام ساکن
ہندوستان اس مضمون راقم پر آگاہی پاوین واسطے سمجہانے نادان لوگون کے
دریغ توجہ نفرماوین اور نادان جاہلون کی ناکارہ جاہلانہ گفتگو کا برا نمانین مضامین اس
کتاب کے جہانتک مناسب معلوم ہوئے نادان لوگون کو سناتے رہین بمصداق

اَلسَّعیُ مِنِّی وَالاِتمَامُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ کوشش کرنا میری طرف سے ہی اور اختتام کو پونہچانا اللہ تعالی کے اختیار مین ہی سلف سے یہہ قاعدہ چلا آتا ہی کہ نیک کام کوشش اور جانفشانی سے رواج پاتے ہین اور تغافل و کم توجہی سے مسدود ہو جاتے ہین اگر سب صاحب اس کار خیر مین ہمت عالی مصروف رکھین تو خدا سے امید کلی ہی کہ محنت اونکی رایگان نجاویگی جاہل لوگ کب تک نہ سمجھینگے یقین ہی کہ رفتہ رفتہ آپ سمجھ جاوینگے کوشش اور محنت کسیکی رایگان نہین جاتی ہی اور یہہ ہدیہ مختصر مصداق برگ سبزاست تحفہ درویش ✢ گر قبول افتد زہی عز و شرف ✢ فقط

تمت